

خونسی محافظة امجدریس

زندگی حادثات کا نام ہے... مگر کچھ حادثات انتہائی غیر معمولی ہوتے ہیں جن کے اثرات تادیر زندگی کو تہ و بالا رکھتے ہیں... زندگی کسی رنگینیوں سے بھرپور ایک فتنہ گر لڑکی کا ماجرا... ایک معمولی سے حادثے نے اس کی زندگی کو غیر معمولی بنا دیا... ہر پل... ہر لمحہ اس کے لیے قیامت خیز تھا... سر پر منڈلاتے خطرے نے اسے خوف زدہ کر دیا تھا... مگر اچانک ہی ایک مستحکم، توانا اور بہادر شخص اسے اپنی حفاظت کے مضبوط حصار میں لے چکا تھا... ہر دن ایک نئے دشمن سے سامنا معمول بن چکا تھا... گوشہ عافیت کی تلاش انہیں مسلسل دوڑا رہی تھی...

رابرٹ کریس کے بہترین ناولوں میں سے ایک کا انتخاب.....

جواب آیا۔ ”اس مردود کا پتا چلا؟“ بولنے والے کی آواز کوچ دار تھی لیکن روایتی بد معاشی سے عاری تھی۔ پائیک کو لہجہ فریج محسوس ہوا تھا۔

پائیک نے کہا۔ ”ایلیکس میس۔“

”رائنگ نمبر۔“ فون بند ہو گیا۔

پائیک نے سینڈ کا بشن پھر دیا۔

”لوئیس؟“

”لوئیس اور جورگا مرچکے ہیں۔“ پائیک نے کہا۔

اس مرتبہ وہ محتاط انداز میں بولا۔ ”کون ہو تم؟“

”مردود!“

وہ ہچکچایا۔ ”کیا چاہتے ہو؟“

”تمہیں۔“ پائیک نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

پائیک کی کال نے جان شین کو حواس باختہ کر دیا۔

پائیک نے جواب کا انتظار بھی نہیں کیا اور کہا۔ ”ایک گھنٹے

وہ گرفتہ پارک کے قریب شاپنگ سینٹر میں جا کے رکھا۔ کرائم سین پر خبروں میں اس کا کوئی حوالہ نہیں تھا۔

گولیاں میچ ہونے میں کئی ہفتے لگ سکتے تھے۔ جورگا اور لوئیس..... شہر میں دو اور ناقابل شناخت لاشوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔ قتل کی مکمل واردات لیکن جواب کوئی نہیں۔

پائیک نے پسل ریلوڈ کیا اور اشیا چیک کرنا شروع

کیں۔ سب سے پہلے اس نے جورگا کے فون کی جانچ

پڑتال کی۔ کالنگ ہسٹری دیکھی۔ جس میں ایک ہی نمبر پر

تین کالز گئی تھیں۔ غالباً کالز لوئیس کی طرف گئی تھیں۔

پائیک نے سینڈ کا بشن دبا کر ری ڈائل کیا۔ اس کے پاس

موجود لوئیس کا فون بجنے لگا۔ اب پائیک نے لوئیس کا فون

اٹھایا۔ کالز کی لمبی فہرست تھی۔ ایک درجن صرف ایکوے

ڈور کی گئی تھیں۔ پائیک نے دیکھا کہ لوئیس اس نمبر پر ہر روز

پانچ سات مرتبہ کال کرتا رہا تھا۔

پائیک نے وہی نمبر ری ڈائل کیا۔ چوتھی رنگ پر



”مجھ کریں گے۔“
”اگر ایف بی آئی کو علم ہوا تو وہ کمنڈر طلب کریں گے؟“
”ہاں، لیکن انہیں پتا نہیں چل سکتا۔ صرف میں اور تم جانتے ہیں۔ میں تم کو چوائس دے رہا ہوں۔ چاہو تو میرا ساتھ دو۔“

جان شین نے غیر یقینی نظروں سے پائیک کو دیکھا۔
”ہو کیا رہا ہے؟“ وہ بولا۔
”میں بھی جانتا چاہتا ہوں، کیا ہو رہا ہے۔ ایف بی آئی نے تمہاری شہادتوں کو قبضے میں لیا ہے۔ وہ کچھ چھپا رہے ہیں۔ اگر ان کو ان دونوں کمنڈر کا پتا چلا تو وہ ان پر بھی قبضہ جمانا چاہیں گے۔“ پائیک نے واضح کیا۔
”لیکن کیس نمبر کے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتا۔“

”جان کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ یہ بہت اہم ہے۔“
”اور یہ فکر پرش؟“ جان نے بیگ میں جھانکا۔
”یہ افراد ڈیٹا بیس میں نہیں ہیں۔ یہ لوگ ایکوے ڈور سے آئے تھے۔“ پائیک نے بتایا۔
”انٹرنیشنل سرچ کے لیے مخصوص درخواست کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ بڑا گیم ہے۔“ جان نے سر کھجایا۔
”ہاں، بگ اینڈ بگر۔“

جان شین نے نچلا ہونٹ چبایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کس حد تک جایا جاسکتا ہے۔ ”ٹھیک ہے میں دیکھوں گا۔“
بالآخر وہ بولا۔

پائیک گاڑی سے اتر کر چل پڑا۔ جان اس کی پشت کو تک رہا تھا۔ تم اتنے برے نہیں ہوئے جان نے سوچا۔ اسے پائیک کا فقرہ یاد آیا۔ ”تم میرے دوست ہو۔“

☆☆☆

پائیک نے دو مرتبہ دستک دی اور دروازہ کھول دیا۔
”میں ہوں۔“ وہ بولا۔ اندر قدم رکھتے ہی اسے خاموشی کا احساس ہوا۔ کولی کا آئی پوڈ کافی ٹیبل پر تھا۔ اس کے ساتھ پانی کی کھلی بوتل رکھی تھی۔ لارکن کے میگزینز فرش پر پڑے تھے۔ پائیک نے حرکت بند کر دی اور قوت سماعت پر زور دیا۔ گیارہ لارکن اس کے ساتھ کھیل رہی ہے۔
نہیں یہ غلط سوچ ہے۔ خالی مکان کا سکوت اپنی شناخت آپ تھا۔ پائیک نے فوڈ بیگ نیچے رکھا اور کبر باہر نکالا۔ اس نے پورا مکان چیک کیا۔ کہیں کسی قسم کی نگہداشت کے آثار نہیں تھے۔ شاید کوئی رقعہ چھوڑا گیا ہے لیکن اسے کوئی نوٹ نہیں ملا۔ لارکن کا پرس اور بیگ اس کے بیڈروم میں تھے۔

میں باہر ہوں۔“
ایک گھنٹے بعد جان شین لابی سے پارکنگ کو گھور رہا تھا۔ پائیک کی شکل میں اسے ایک خوفناک صورت حال کا سامنا تھا۔ پارکنگ میں سرخ چیر کی جھلی اور نہ سبز رنگ کی لیکس۔ کیا وہ آکے چلا گیا۔ یا ابھی آیا ہی نہیں۔ نہیں وہ آکے جا چکا ہے اور یہ فرار کا بہترین موقع ہے۔ جان شین لابی سے نکل کر اپنی کار کی طرف چل دیا۔ دھڑکن غیر متوازن تھی۔ جرمن قیمتی کار کے قریب پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور عقب سے پائیک کی آواز آئی۔ ”جان۔“
جان شین اچھل پڑا۔ پائیک نے کار ڈور پر ہاتھ رکھا اور بولا۔ ”اندر بیٹھو۔“
”پلیز، میں بے قصور ہوں۔ میں نے پوری کوشش کی تھی۔“

”اندر بیٹھو۔“
”ڈونٹ کل می۔“

”کیا حماقت ہے۔ اندر بیٹھو۔“ پائیک نے کہا۔ گھوم کر پائیک خود پینجر سیٹ پر آگیا۔ جان شین کی نظر پائیک کے سیاہ بیگ پر پڑی۔
”میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ ایف بی آئی والے پہلے ہی کمنڈر لے گئے تھے۔“

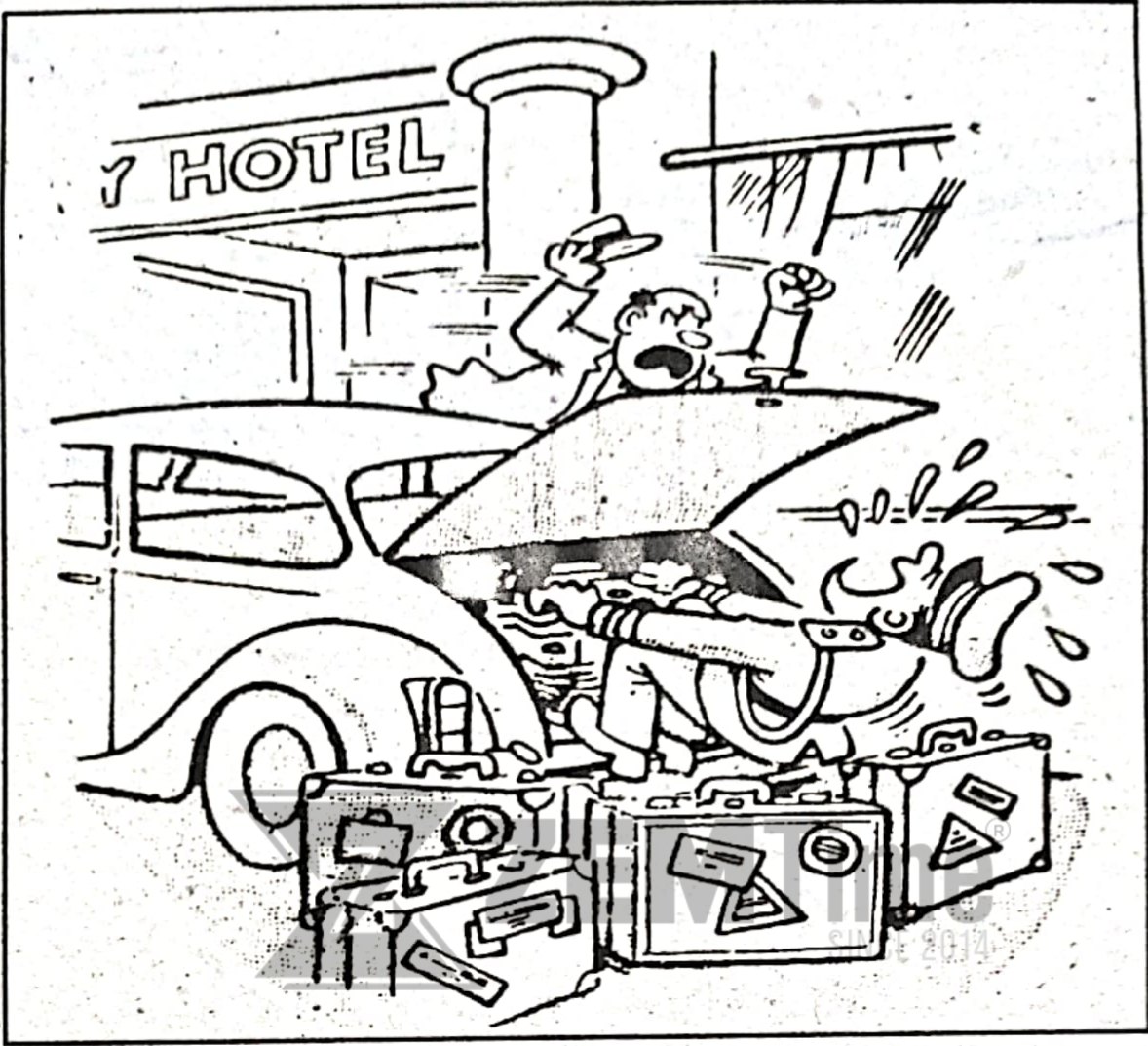
پائیک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ”تم میرے دوست ہو۔ ڈرو مت۔ کام کی بات کرتے ہیں۔“

شین نے سر ہلایا۔ دوست ہیں؟
پائیک نے بیگ کھول کے اس کے سامنے کیا۔ جان شین نے بیگ میں جھانکا۔ ”یہ کیا ہے؟“

”ہتھیار اور فنکٹر پرش ہیں۔ FBI بے خبر ہے۔“
”کہاں سے لائے ہو؟“ جان شین نے سوال کیا۔
پائیک نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔ ”وفاق کے جو آدمی کمنڈر لے گئے، کیا تم کو ان کے ناموں کا علم ہے؟“

”پٹ مین..... اور بلا ٹیٹ۔“
”بلا ٹیٹ؟“
”نہیں معلوم، شاید یہی نام ہے۔“
”ان دونوں کمنڈر کا مطلب مزید لاشیں؟“

”ہاں، دو۔“
”دونوں کا تعلق مالی بو اور ایگل راک سے جتا ہے؟“
”ہاں، ایل اے پی ڈی جائے واردات پر ہوگی۔“
فائرنگ ہوئی تھی۔ وہ جان جائیں گے کہ کم از کم دو ہتھیار غائب ہیں۔ گولیاں ان کو مل جائیں گی۔ وہ ہتھیاروں سے



”احسن اسے نکالنے کے لیے کس نے کہا ہے یہ تو انجن ہے“

دیکھا۔ وہ چاروں بھی چونکے تھے۔ پائیک اسے لے کر سڑک پار کر گیا۔ وہ خاموش تھی۔ اسے پیئجر سیٹ پر دھکیل کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ کئی افراد متوجہ ہوئے تھے لیکن لارکن کی خاموشی کے باعث کسی نے مداخلت نہیں کی۔

پائیک غصے میں تھا لیکن اس نے اظہار نہیں کیا۔

”کہاں گئی تھیں؟“

”کلب۔“

”کیسا کلب؟“

”کلب پری وان۔“

”کیوں؟“

”ڈانس کرنے۔“

پائیک نے کڑوا گھونٹ لیا۔ ”کسی سے بات کی تھی؟“

”ہاں۔“

”کیا؟“

”کچھ خاص نہیں۔“ لارکن نے بوریٹ سے کہا۔

وہ باہر مختصر پورچ کے تاریک کونے میں کھڑا ہو گیا۔ زندگی رواں دواں تھی۔ سب کچھ نارمل لگ رہا تھا۔ غالب امکان یہی تھا کہ بے چین، پارہ صفت حسینہ ٹیلے کے لیے نکلی ہوگی۔ لیکن کس طرف؟ شاید سن سیٹ بولیوارڈ کے بالائی سرے پر۔ وہ باہر آ گیا۔ کار میں بیٹھ کر دھیمی رفتار سے چل پڑا۔ آنکھیں اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ دفعتاً اس نے لارکن کو مخالف سمت سے آتے دیکھا۔ چار افراد اس کے آس پاس تھے۔ وہ اپنی دھن میں قدم بڑھا رہی تھی۔ پائیک نے بغور جائزہ لیا کہ چار آدمیوں نے اسے گھیرا ہوا ہے یا محض عام مسافر ہیں۔ خطرے کی کوئی علامت نظر نہیں آرہی تھی۔ پھر بھی وہ ان پانچوں کے قریب سے آگے نکل گیا۔ کچھ دور جا کر اس نے گاڑی گھمائی اور واپس آیا۔ لارکن سے آگے جا کر اس نے گاڑی روک دی۔ سائڈ مزر میں آخری بار دیکھا اور گاڑی سے اتر گیا اور سڑک پار کر کے کھڑا ہو گیا۔ ذرا دیر میں لارکن اس کے قریب پہنچ گئی۔ پائیک نے اسے بازو سے پکڑ لیا۔ اس نے بدک کر پائیک کو

”نام بھی بتایا؟“

”مونا۔“ لارکن نے جواب دیا۔

پائیک نے اطمینان کی سانس لی، مزید پوچھ کچھ کے بعد اس نے گاڑی ایک طرف روکی اور لارکن کی طرف دیکھا۔
”نئے میں ہو؟“ پائیک نے اس کی آنکھوں میں

جھانکا۔

”نہیں۔ اپنا چشمہ ہٹاؤ۔ اس وقت سن گلاسز کی کیا
”نیک ہے۔ میری آنکھیں دیکھ رہے ہو۔ مجھے اپنی آنکھیں
دکھاؤ۔“ لارکن نے جج کر کہا۔

”میری آنکھیں انوکھی نہیں ہیں۔ تم نے جو حرکت کی
ہے، وہ ہم دونوں کو مردانے کے لیے کافی تھی۔“ پائیک نے
سرزنش کی۔

وہ باب کے ہمراہ صحرا میں پائیک سے ملی تھی۔ وہ اس
کی آنکھیں دیکھنا چاہتی تھی لیکن اب وہ خوف زدہ تھی۔
پائیک نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔ ”کیا تم مرنا
چاہتی ہو؟ کیا تم گھر جانا چاہتی ہو؟ میں تمہیں گھر پہنچا دوں
گا۔ گھر جاؤ اور مرو۔ اگرچہ میں یہ نہیں چاہتا۔“

”نہیں، میں ایسا نہیں چاہتی۔“
”میں خودکشی یا زندگی ضائع کرنے کے حق میں نہیں
ہوں۔ ہاں کسی مقصد کے لیے زندگی داؤ پر لگا سکتا ہوں۔ یہ
ایک الگ معاملہ ہے۔“

وہ ابھن سے اسے گھور رہی تھی۔

”گھر جانا ہے، مرنا ہے تو مرو۔۔۔۔۔۔“

”نہیں۔“

”میں روکوں گا نہیں۔“ پائیک نے درشتگی سے کہا۔
لارکن کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ”میں صرف اپنی
کارڈ رائیو کرنا چاہتی ہوں۔“

”زندہ رہو گی تو ڈرائیو کرو گی۔۔۔۔۔۔ ناچو گی۔ میں تمہیں
بیس منٹ میں گھر پہنچا دوں گا۔“

”تمہیں نہیں معلوم میری طرح ہونا کیسا ہوتا ہے۔“
”تمہیں نہیں معلوم میری طرح ہونا کیسا ہوتا ہے۔“
پائیک نے اپنے لیے وہی جملہ دہرا دیا۔

وہ خاموش تھی۔

پائیک نے نرم رویہ اختیار کیا۔ ”مجھے بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟“

”میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔“

”دوبارہ کہو۔“

”میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔“

پائیک اس کا ہاتھ چھوڑ کے سیدھا ہوا اور اسٹیرنگ

وہیل سنبھالا۔ ”ہم دونوں زیادہ مختلف نہیں ہیں۔“

وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔ ”اوہ مائی گاڈ۔“

پائیک نے گاڑی آگے بڑھائی۔ ”تم چاہتی ہو کہ
تمہیں دیکھا جائے اور میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نہ دیکھے۔
بس اتنا فرق ہے۔“

☆☆☆

گھر پہنچ کر انہوں نے کھانا کھایا۔ لارکن جلدی
سونے چلی گئی۔ پائیک جاگ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، کیا گھر
خالی کر دینا چاہیے۔ رات وہیں رکنے کا فیصلہ کر کے وہ کھڑا
ہو گیا۔ ہر کھڑکی سے اس نے چاروں اطراف گھر کے باہر
جاڑہ لیا۔ رات وہ بہت کم سویا۔ اسے یقین تھا کہ میٹس غصے
میں ہے۔ اسے موقع دیے بغیر دباؤ برقرار رکھنا تھا۔ یہاں
تک کہ میٹس ریڈیئل دینے پر مجبور ہو جائے۔ وہ میٹس کو اسٹریٹس
میں لارہا تھا۔ میٹس شکاری نہیں خود ایک شکار تھا۔ پائیک کو یہ
احساس دشمن کے اندر بیدار کرنا تھا۔ پھر وہ غلطی کرے گا۔
صبح اس نے فون کر کے کولی کو موٹیل والے واقعے
کے بارے میں بتایا۔ لارکن اٹھ گئی تھی۔

”کافی تم نے بتائی ہے؟“

”میں تمہیں بیدار کرنا نہیں چاہتا تھا۔“

لارکن نے یوں نظریں چرائیں گویا وہ رات والی
غلطی پر شرمندہ ہو۔

پائیک اسے ٹیبل پر لایا جہاں پاسپورٹس اور کاغذات
کول کا انتظار کر رہے تھے۔ لوئیس کا پاسپورٹ اٹھا کر اس
کی تصویر لارکن کو دکھائی۔

لارکن نے نفی میں سر ہلایا۔ ”کون ہے یہ؟“
”ان میں سے ایک ہے جنہوں نے تمہارے گھر پر
حملہ کیا تھا۔ اس کا اصل نام لوئیس ہے۔ نام کا آخری حصہ
نہیں معلوم۔“

”لیکن پاسپورٹ پر جیمس لیون لکھا ہے؟“
”پاسپورٹ نقلی ہیں۔“ پائیک نے بتایا اور دوسرے
پاسپورٹ دکھائے۔ لارکن نے کسی کو نہیں پہچانا۔
”تمہیں یہ کہاں سے ملے؟“ لارکن نے سوال کیا۔
پائیک نے سوال نظر انداز کر دیا۔ ”کیا تم نے بیرن

کا نام سنا ہے؟“

”نہیں۔“

”اور کارلوس کا نام؟“

لارکن نے پھر نفی میں گردن ہلائی۔

کول آیا تو تیرہ انچ کا چھوٹا لی وی اس کے ساتھ تھا۔

باہر دیکھا۔ کوئی غیر معمولی بات یا حرکت نا پید تھی۔ کوئی اجنبی کار نظر نہیں آئی۔

”لوئیس کب یہاں آیا تھا؟“

کول نے تاریکیوں دیکھ کر کہا۔ ”نکٹ کے مطابق لارکن نے جب ایکسڈنٹ کیا تھا اس کے چار دن بعد۔ یعنی FBI داخل انداز ہو چکی تھی اور لارکن باپ کے ساتھ واپس گھر پر تھی۔ اگر وہ لارکن کے پیچھے ہوتے تو جائے حادثہ کے بجائے بیورلے ہلز میں ہوتے۔ انڈسٹریل ایریا میں کیا کر رہے تھے۔ جو ہوا، وہ حادثے کے بعد شروع ہوا۔“

پائیک، کول کی بات سمجھ رہا تھا۔

”ہمیں ایک بار پھر وہاں جانا چاہیے۔“ کول نے تجویز پیش کی اور پائیک نے لارکن کو اٹھتے دیکھا۔

”کہاں کا پروگرام ہے؟“ وہ بولی۔

”تم یہاں رکننا چاہتو۔۔۔۔۔“

”نہیں میں ساتھ جاؤں گی۔“ لارکن نے بات کاٹی۔

دقت کے بعد پائیک نے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔“

☆☆☆

انہوں نے سن سیٹ بولیوارڈ کو پار کیا ہی تھا کہ جان شین کی کال آگئی۔ وہ سرگوشیوں میں بات کر رہا تھا۔

”دوانٹر پول کے ایجنٹ جنوبی امریکن ڈیٹا بیس میں ہیں۔“ وہ بولا۔ ”جورگا مینوئل پیٹراڈا اور دوسرا لوئیس ایڈا مینڈوزا۔ دونوں ہی متحدہ مڈرکسیس میں مطلوب تھے۔“

”وہ کس کے لیے کام کرتے تھے؟“

”کوئی ایسٹ بان بیرن ہے جس کے ساتھ وہ منسلک تھے۔ ایکوے ڈور سے باہر بیرن کو ٹوکس کارٹیل کا حصہ ہے۔ کوٹو چند گروپس میں سے ایک ہے جو کولمبیا میں میڈلین اور کالی کارٹیلو کے ٹوٹنے کے بعد وجود میں آئے۔“

”کیا ان کے ساتھی یا فیملی یہاں امریکا میں ہیں؟“

”ایسا نہیں لگتا۔ دونوں بیرن نامی آدمی کے لیے سو لجز کے ماتند تھے۔“ جان شین نے جواب دیا۔

جورگا سے پائیک نے جو کچھ معلوم کیا تھا۔ جان شین نے اس کی گویا تصدیق کر دی۔ لیکن پائیک کے لیے کوئی نئی مفید بات سامنے نہیں آئی جو اسے میس کے قریب لے جاتی۔

”ایگل راک اور مالی بو سے ملنے والا اسلحہ ایف بی آئی نے اپنے قبضے میں کر لیا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اس کا تعلق بھی کوٹو گروپ سے ہے؟“ جان نے سوال کیا۔

”ہاں۔“ پائیک نے جواب میں کہا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ ایف بی آئی کو پہلے سے ان کی

حالانکہ کسی نے فرمائش نہیں کی تھی۔ ٹی وی ایک طرف سائڈ ٹیبل پر رکھ کر آن کر دیا۔ لارکن کافی کے ساتھ کاؤچ پر چلی گئی۔ اس کی توجہ ٹی وی پر تھی۔

کول ٹیبل پر پائیک کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کول نے پاسپورٹس کا جائزہ لیا۔ ”فیک۔۔۔۔۔ بہترین نقل ہے۔“ اس نے تبصرہ کیا۔ پائیک نے اسے اسپاٹل نوٹ بک دکھائی۔ نوٹ بک میں سختہ حال نوٹس تھے، جیسے میس ڈرائیونگ کے دوران لکھتا رہا ہو۔ ان کو پڑھنا مشکل تھا۔ البتہ نمبرز واضح طور پر فون کے تھے۔ پھر اس نے گھڑی اٹھائی۔ گھڑی کو پلٹتے ہی وہ چونکا۔

”جارجی کے لیے، یعنی جارج جیسے جارج کنگ؟“

”یہ ستر ہزار ڈالر کی گھڑی ہے۔“ پائیک نے کہا۔

”فون نمبر دکھاؤ۔“ کول نے گھڑی ایک طرف رکھ دی۔

پائیک نے ایک فہرست تیار کی تھی۔ جس میں ہر فون سے کی جانے والی کالز اور وصول شدہ کالز کا ریکارڈ تھا۔ جو رگام نے صرف تین کالز کی تھیں۔ تینوں لوئیس کے نمبر پر۔ لوئیس نے سنٹا لیس کالز انہیں مختلف نمبروں پر کی تھیں۔ کول نے فہرست دیکھی پھر فون آن کیے۔

”ویری بیڈ۔“ وہ بولا۔ ”اگر پاس ورڈ ہوتے تو میسج بھی مئے جاسکتے تھے۔“

”فون آن رہنے چاہئیں۔ ممکن ہے کوئی کال کرے۔“ پائیک نے کہا۔

”تم نے جسے فون کیا تھا شاید یہ خیال بہت اچھا نہیں تھا۔“ کول نے تبصرہ کیا۔ ”ممکن ہے اس نے فون ضائع کر کے دوسرا لے لیا ہو۔“

”میں پریشرڈ لانا چاہتا تھا۔“

”لیکن یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ میس تھا؟“

”ہاں یقین نہیں کیا جاسکتا۔“

”ٹھیک ہے، شاید میں ان نمبرز سے کچھ حاصل کر سکوں۔“ کول نے فہرست پر نگاہ ڈالی۔ ”لوئیس نے انہیں نمبرز پر فون کیا۔ تمام پیسے نہیں جائیں گے۔ میں فون کمپنی میں اپنے دوست سے بات کرتا ہوں۔ شاید وہ مدد کر سکے۔ وہ دوسری سروس پرووائڈرز سے کال ریکارڈ حاصل کر سکتی ہے۔ جلد یا بدیر ہر ایک تھرو ملے گا۔“

پائیک نے لارکن کی طرف دیکھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ ”تم ٹھیک ہو؟“ پائیک نے کہا۔

”آئی ایم گڈ۔“ وہ پھر ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

پائیک ان کو وہیں چھوڑ کر اٹھ گیا۔ فرنٹ ونڈو سے

پہچان ہے۔ میرے خیال میں وہ صرف دوسروں کو اس
تکلیف دینے سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔“

”غالباً تمہارا خیال ٹھیک ہے جان۔“

”میری سمجھ سے باہر ہے۔ اگر ایکوے ڈور کے ایسے
مجرموں کی پہچان ہوتی ہے تو ایف بی آئی کو کیا تکلیف ہے؟“
”پائیک خود انہیں میں تھا کہ رنگ کے خلاف کیس کو
کھلنے سے بچانے کے لیے ایف بی آئی کیوں توانائی صرف
کر رہی ہے۔ پائیک کو یقین تھا کہ پٹ مین کچھ چھپا رہا
ہے۔ کیا چھپا رہا ہے؟ وہ بے خبر تھا۔“

”نی الحال میں ہر بات سے آگاہ نہیں ہوں۔“

پائیک نے کہا۔ ”مزید علم ہوا تو بتاؤں گا۔“

”ٹھیک ہے۔ فون بند کر رہا ہوں۔“

”اوکے۔“ پائیک نے لارکن کی طرف دیکھا۔

”جو لوگ تمہاری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں، وہ

ایسٹ بان بیرن کے لیے کام کرتے ہیں۔“

”میں نے سوچا تھا کہ وہ ہمیش کے آدمی ہیں۔“

لارکن نے کہا۔

”پٹ مین نے بتایا ہو گا۔ ویسے بیرن اور ہمیش کا

تعلق بتا رہے۔ پٹ مین کے مطابق ہمیش جنوبی امریکا سے

رقم یہاں انویسٹ کرتا ہے۔“

”بڈ فلیمن نے ڈیڈی اور گورڈن کو بتایا تھا تم میری

حفاظت کے لیے بہترین ہو۔ میرا خیال ہے کہ ٹھیک کہا

تھا۔“ لارکن نے چرسوچ انداز میں کہا۔

”بڈ فلیمن نے اور کیا کہا تھا؟“

”میری کہ ہم تم پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اس نے گارنٹی

دی تھی۔“

پائیک جواب میں خاموش رہا۔

☆☆☆

جائے حادثہ کے قریب انہوں نے گاڑی روک دی۔

کول نے اپنا تیار کیا ہوا بڑا سا نقشہ نکالا۔ جس پر نشانات،

کلیئرس، نام اور نمبر لکھے تھے۔ ان آدمیوں کے نام بھی تھے

جن کے اس نے انٹرویو لیے تھے۔

”یہ جاسوسی ہے یا ریسرچ؟“ پائیک نے کہا۔

”ایک جیسی بات ہے۔“ جواب آیا۔

دن کا آغاز تھا۔ سائڈ واک پر دو کرز پلاسٹک کے

ناشتے دان کے ساتھ چلتے نظر آرہے تھے۔ کول نے نقشے پر

ایک جگہ انگلی رکھی۔ یہ ایک گودام کا پتا تھا۔ نمبر کی جگہ

18187 لکھا تھا۔ کول نے نقشہ لپیٹ کر جیب میں رکھا۔

”چلو اترو۔“

پائیک نے لارکن کو دیکھا۔ ”کیا خیال ہے؟“

”میں ساتھ ہوں۔“ وہ بولی۔

کول نے اتر کے اطراف کی چھتوں اور کھڑکیوں کو
یوں تازا جیسے وہ میکسٹ ایکٹ ہو اور پریڈیٹ کے
اترنے سے پہلے راستہ صاف کر رہا ہو۔ پھر کھوم کر اس نے
عقبی نشست سے نیلے رنگ کا ڈفل بیگ اٹھا کے کندھوں
سے گزرا اور پیٹھ پر لٹکالیا۔ اب اس نے لارکن کی طرف کا
دروازہ کھولا۔

”دیکھتے ہیں وزٹ کارآمد ہوتا ہے یا نہیں۔“

”کیا تم غیر قانونی طریقے سے گھس گے؟“ وہ بولی۔

”غیر قانونی طریقہ میں پہلے اختیار کر چکا ہوں۔“

گودام ویسے بھی متروکہ اور ویران ہے۔“

وہ تینوں ایک کیئرنگ ٹرک کے قریب سے گزر کے گلی

میں داخل ہو گئے۔ متروکہ گودام دائیں ہاتھ پر تھا۔ بڑے

دروازے کو چین سے بند کیا گیا تھا۔ کول ر کے بغیر آگے

بڑھ گیا۔ آگے کونے پر پارکنگ تھی۔ یہاں دوسرا لوڈنگ

ڈاک عمارت کے اندر جا رہا تھا۔ آہنی دروازے پر بلڈنگ

کی فروخت یا لیز کا اشتہار موجود تھا۔ کول نے جالی سے

جھانکا۔

”وہ یہاں تھے۔“ اس نے گویا انکشاف کیا اور انگلی

سے چھت کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ہلکے نیلے رنگ کا الارم

بینل نصب تھا۔ جس کا کور غائب تھا۔ پرانے تار کاٹ کے

کسی نے نئے تار جوڑ دیے تھے۔ کول نے پائیک کی طرف

دیکھ کر آنکھ ماری۔ ڈفل بیگ سے اس نے دو فٹ لمبا بولٹ

کھینچا اور وزنی قفل کی رکاوٹ توڑ دی۔ پائیک اطراف

میں نظر رکھے ہوئے تھا۔ گیٹ کھول کر وہ اندر چلے گئے۔

گیٹ کو دائیں اپنی جگہ پر کر دیا۔ اسٹاف ڈور پر تین مضبوط

تالے موجود تھے۔ کول نے انہیں بھی ٹھکانے لگایا۔ پائیک،

لارکن کی طرف سے مطمئن تھا۔ وہ بات چیت کر رہی تھی نہ

ہی کوئی سوال۔ دروازہ کھول کے کول نے فلیش لائٹ نکالی

اور پائیک کو پکڑا دی۔ ایک لائٹ خود اس کے ہاتھ میں تھی۔

قابل تلف وینائل گلوں بھی اس نے دونوں کو پکڑا دیے۔

نیم اندھیرے میں پہلے پائیک نے قدم اندر رکھا۔

اندر سے فریج نکال لیا گیا تھا۔ فرش پر گرد کی تہ کے علاوہ

پیشاب کی بو تھی۔ یقیناً وہاں چوہے بھی تھے۔ فلیش لائٹ کی

روشنی میں پائیک الجھ گیا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ گرد میں تازہ

قدموں کے نشان نظر آرہے تھے۔

پیکا پڑ گیا تھا لیکن اس نے قریب آ کر اندر جھانکا۔
 ”اوہ مائی..... یہ وہی ہے۔ جارج کنگ۔“
 پائیک نے کول کی طرف دیکھا۔ کول نے قمیصی انداز میں سر کو جنبش دی۔

”تم ایلس کول کے ساتھ جاؤ۔ میں چند منٹ رکوں گا۔“ پائیک نے لارکن سے کہا۔

”نہیں، میں ٹھیک ہوں۔“ لارکن کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔ وہ خود کو مضبوط کر رہی تھی۔ پائیک نے دل میں تعریف کی۔

”ٹھیک ہے، رومال چہرے پر رکھو۔ رومال نہیں ہے تو قمیص کا دامن استعمال کرو۔“ پائیک نے کہا۔

لارکن نے شرٹ کا سہارا لیا۔ وہ اور کول دونوں چند قدم پیچھے ہٹ گئے۔

چابیاں ابھی تک اگنیشن میں تھیں۔ اس کا مطلب گاڑی لاگ نہیں تھی۔ پائیک نے دروازہ کھولا۔ بدبو کا بھبکا آیا۔ پائیک ان چیزوں کا عادی تھا۔ افریقہ میں تو کہیں زیادہ بدتر حالات سے گزر رہا تھا۔ پہلے اس نے جارج کنگ کا جائزہ لیا۔ گولی دائیں کان کے پیچھے ماری گئی تھی جو بائیں کنپٹی سے نکل گئی تھی۔ کار میں خون کا فقدان اشارہ کر رہا تھا کہ کنگ کو مار کر بعد میں کار میں ڈالا گیا تھا۔ کیلی فورنیا کی وہیکل رجسٹریشن سلب اور انشورنس کارڈ جارج کنگ کے نام پر تھا۔ دونوں اشیانہ وائزر کے ساتھ کلب کی گئی تھیں۔ عورت کو بھی سر کی پشت پر گولی ماری گئی تھی لیکن اسے دو گولیاں ماری گئی تھیں۔ دائیں آنکھ اور رخسار کا ایک حصہ غائب تھا۔ اسے بھی کسی اور لوکیشن پر مارا گیا تھا یا اسی عمارت میں کہیں مارا گیا تھا۔ پھر کار میں ڈال کر مرسیڈیز یہاں کھڑی کی گئی تھی۔ پائیک نے کار ڈور بند کیا اور کول کی طرف چل دیا۔ لارکن اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

کول نے فلیش لائٹ گودام کی چھت کی جانب کی۔
 ”وہ اسکاٹی لائٹ کے ذریعے یہاں آئے تھے اور گودام اندر سے کھولا پھر کار لا کر وہاں کھڑی کر دی۔“
 ”چلو باہر نکلو۔“ لارکن بولی۔

باہر آ کر انہوں نے گلوں بھی اتار دیے۔ کول نے لارکن کو مخاطب کیا۔ ”ہٹ مین اور بلا فحیث جب پہلی مرتبہ تم سے ملے تو گھر آئے تھے؟“
 ”ہاں۔“

”ڈاؤن ٹاؤن ملاقات کہاں ہوئی تھی؟“

”رائل بلڈنگ۔ دفاتی دفاتر بھی وہیں ہیں۔“

لارکن کا منہ بنا ہوا تھا۔ ”بہت بدبو ہے۔“ وہ خوشبودار مٹی کی بنی ہوئی خوشبوؤں میں رہنے والی..... خوش خرام و خوش ادا..... اس کے لیے یہ جگہ بڑے خواب کے مانند تھی۔ کول نے سر کوئی کی۔ پائیک نیچے جھکا ہوا تھا۔
 ”تین آدمی..... تقریباً ایک ہفتہ قبل۔“ وہ کھڑا ہو گیا۔ روشنی میں اس نے قدموں کی سمت دیکھی جو دوسرے کمرے تک گئی تھی۔ اس نے دوسرے کمرے کی کھڑکی سے روشنی اندر ڈالی۔ وہاں اندر مزید قدموں کے نشان تھے۔ کول اور لارکن اس کے دائیں بائیں موجود تھے۔
 ”وہ یہاں آئے..... لیکن واپس نہیں گئے۔“ پائیک کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی۔ لارکن نے کھڑکی میں جھانکا۔

”وہ کیا تلاش کر رہے تھے؟ اور اس جگہ سے میرا کیا تعلق ہے؟“ وہ بولی۔

کول نے دروازے پر ہاتھ رکھا۔ ”یہی معلوم کرنا ہے۔“ دروازہ کھلتے ہی امونیا کی تازہ بو ناک میں چڑھی۔ لیکن امونیا کے پیچھے ایک اور بو تھی۔ امونیا سے تیز اور ناگوار۔ پائیک کے جڑے بھج گئے۔ اس نے کول کی طرف دیکھا۔ لارکن نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔ ”اوغ“ کمرے کے پار ایک اور دروازہ تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ پائیک نے آگے بڑھ کر کھلے دروازے سے گودام کو روشن کرنے کی کوشش کی۔ کول اور لارکن ساتھ تھے۔ دو فلیش لائٹس کی روشنی بھی ناکافی لگ رہی تھی۔

”اوہ مائی گاڈ۔“ لارکن کی آواز آئی۔ نیم اندھیرے میں اس نے کار پہچان لی تھی۔ مرسیڈیز سیڈان لوڈنگ ڈول/ڈاک کے قریب کھڑی تھی۔ ”یہ وہی کار ہے جسے میں نے مگر ماری تھی۔ اس کا عقبی کوٹا دیکھو۔“ وہ کار کے قریب گئی اور اندر جھانکا اور اپنا پیٹ پکڑ لیا۔ بوتیز ہو گئی تھی۔ کول نے اس کا بازو پکڑ کے کار سے دور کیا۔ پائیک نے فلیش لائٹ کی روشنی اندر ڈالی۔ پنجر سیٹ پر ایک مردہ شخص کونسل پر ڈھلکا پڑا تھا۔ دوسری لاش عقبی سیٹ پر تھی۔ وہ کوئی عورت تھی۔ اس کی لاش اس طرح سٹی پڑی تھی کہ گھٹنے بالائی بدن کی طرف تھے۔ دونوں برہنہ تھے۔ دونوں کے ٹخنے اور کلائیوں سے بندھی تھیں۔ دونوں کے سروں میں پیچھے سے گولی ماری گئی تھی۔ پائیک نے رخ لارکن کی طرف کیا۔ ”میرا خیال ہے کہ ان دونوں کا تعلق جارج کیلی سے ہے۔ کیا تم دیکھ سکتی ہو؟“

لارکن منہ سے سانس لے رہی تھی۔ چہرے کا رنگ

نے وہ مخصوص جگہ پیغام دینے کے لیے جٹی تھی۔ کول یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ پیغام دینے والا کون ہے۔ وصول کرنے والا کون ہے؟ یعنی پیغام کس کو دیا گیا ہے؟

وہ سائنٹ موٹیکا بولیوارڈ کے فری وے پر ٹیم سے الگ ہو گیا تھا۔ وہ ہالی ووڈ کے مغرب میں اپنے آفس کی طرف جارہا تھا۔ عمارت میں اس کا آفس چوکی منزل پر تھا۔ آفس سے متصل کمرہ جو پائیک کے لیے مخصوص تھا۔ یہ اور بات تھی کہ وہ کمرہ بھی زیر استعمال نہیں رہا۔ سینئر ٹیمبل کے دوسری جانب دو کرسیاں ڈائریکٹرز کے لیے تھیں۔ کبھی کبھار ایک سے زیادہ کلائنٹ کو بھگتا پڑتا تھا۔ دونوں کرسیوں کے عقب میں فرنیچر ڈور ایک بالکونی میں کھلتا تھا۔ جہاں کھڑے ہو کر نیچے تمام سائنٹ موٹیکا بولیوارڈ اور چینل آئی لینڈز کو دیکھا جاسکتا تھا۔ کول نے فرنیچر ڈور کھول دیا اور ڈیسک پر واپس آ کے فون اٹھایا۔ وہ فلو ریڈا میں مارلا ہینڈرک نامی عورت سے رابطہ کر رہا تھا۔ جو گودام کی ملکیت کی ہسٹری بتا سکتی تھی۔ کول کئی برسوں سے اس کی خدمات سے مستفید ہو رہا تھا۔ مارلا آن لائن ڈیٹا بیس کو سرچ کرنے کی دسترس اور مہارت سے لیس تھی۔ اگرچہ ملٹری، میڈیکل اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس کی دسترس سے باہر تھے۔ مارلا سے بات کر کے کول نے فون کمپنی میں اپنے دوست کا نمبر ملایا۔ مدعا بیان کرنے کے بعد کول نے اسے تنبیہ کی کہ زیادہ تر نمبر جو وہ دے رہا ہے وہ قابل تلف فون کے ہیں اور چار انٹر نیٹل ہیں۔

”انٹر نیٹل نمبرز کے ساتھ پر اہم ہوگی اگر وہ ان لسٹ ہوئے۔“ جواب ملا، بولنے والی عورت تھی۔

”غالبا وہ ایکوے ڈور سے ہیں۔“ کول نے کہا۔

”چاہے وہ ساہجریا کے ہوں مشکل ہوتی ہے۔ غیر ملکی تعاون میں ہچکچاتے ہیں جب تک آفیشل چینل استعمال نہ کیا جائے۔ اور ایسے چینل میں استعمال نہیں کر سکتی۔ قابل تلف فون اگر کیش پر خریداری ہوئی ہے تو مالکان کا نام معلوم نہیں کیا جاسکتا۔“

”دکسی خاص نمبر کا کال ریکارڈ حاصل کر سکتی ہو؟“ کول نے دریافت کیا۔ ”جلد یا بدیران نمبروں میں سے کوئی اصل فون پر کال کرے گا اور پھر ایسے فون کے مالک یا مالکان کے نام معلوم کیے جاسکتے ہیں۔“

”وہ بولی۔“ میں کوشش کرتی ہوں۔ نمبرز دو۔“

اس کام سے فارغ ہو کر کول نے ایک بار پھر این سی آئی سی (نیشنل کرائم انفارمیشن سینٹر) کی رپورٹ نکالی جو

”ان دونوں کے علاوہ بھی کوئی اور تھا؟“

”کیا فرق پڑتا ہے؟“ لارکن نے سوال کیا۔

”وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہے، کیا پٹ میں کا تعلق واقعتا وفاق سے ہے۔ اس نے جو کچھ تمہیں بتایا وہ سب جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ پٹ میں کے مطابق میٹس تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش اس لیے کر رہا ہے کہ تم کنگ کے خلاف گواہی نہ دے سکو۔“ پائیک نے واضح کیا۔ ”مطلب یہ کہ اتھارٹی کے سامنے تصویر دیکھ کر تم جارج کو پہچان لو گی۔“

لارکن نے سر ہلا کے انکار کیا۔ ”لیکن جارج مرچکا ہے۔“

”ہاں، یہ میٹس کے آدمیوں کا کام ہے اور میٹس جانتا ہے کہ کنگ مرچکا ہے۔“

لارکن بے قراری سے کسمائی۔ وہ خود کو تاریک اور خطرناک کونے میں کھڑا دیکھ رہی تھی۔

”شاید..... شاید کسی اور نے مارا ہو۔ شاید میٹس نے نہیں مارا۔“ لارکن نے الجھن سے کہا۔

پائیک نے جواب دیا۔ ”لوئیس کی کلائی پر جارج کنگ کی گھڑی تھی۔ یہ میٹس کی حرکت ہے۔“

”لیکن وہ اب بھی میرے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟“

”میں نہیں جانتا۔“

”حیرت ہے کہ جہاں حادثہ ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے قریب لاشیں کیوں لا کے رکھیں؟“ کول نے سوال اٹھایا۔

”کچھ اور بتاؤ۔“ پائیک نے کول کو اشارہ کیا۔

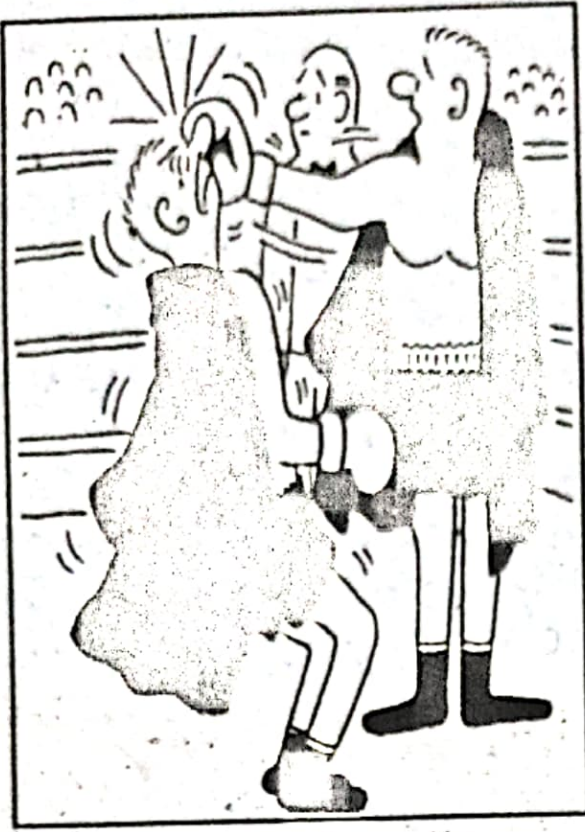
کول نے لارکن کو دیکھا۔ ”وہ دونوں حادثے کے دو دن بعد تم سے گھر پر ملے۔ جبکہ دونوں حادثے کے ایک دن بعد یہاں انٹرویو کرتے پھر رہے تھے۔ اور لوگوں کو دو آدمیوں کی تصاویر دکھا رہے تھے۔ پٹ میں تمہیں ملنے سے قبل ہی جانتا تھا کہ میٹس کار میں تھا۔ ان دونوں نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی۔“

لارکن نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے۔ ”پلیز مجھے بتاؤ کہ مزید خرابی نہیں ہوگی۔“

پائیک نے اسے خود سے قریب کر لیا۔ تاہم یہ قربت زیادہ طویل نہیں تھی۔

☆☆☆

بلڈنگ اور لاشیں کول کے لیے پریشان کن تھیں۔ کسی نے وہاں لاشیں رکھنے کے لیے بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ قابل



یہ مکالمہ ضابطے کے خلاف ہے۔۔۔۔۔ مجھے
موصول کیا ہے۔ والے کا بھی انجام ہوتا ہے

”ہاں، بالکل۔“

”کچھ دیر کا وقفہ آیا۔“ پارٹنر، میس وہاں نہیں ہے۔ وہ
مرچکا ہے۔“

”کول کی کھوپڑی گھوم گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ
کیا بولے۔“ ولس کی آواز تین سے بھر پور تھی۔

”کول نے کہا۔“ ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کی جانب
سے میس کی شناخت ہمارے پاس کفرم ہے۔ تم کہہ رہے ہو
کہ ڈپارٹمنٹ غلط ہے؟“

”صحیح غلط کی بات نہیں ہے۔ میں صرف میس کی موت
کی تصدیق کر رہا ہوں۔ کوئین اور ڈرگ انفورسمنٹ
ایڈمنسٹریشن کتوں کی طرح گونزالو کے پیچھے لگے ہوئے
تھے۔ ہمیں وہیں سے معلوم ہوا تھا کہ میس ختم ہو چکا ہے۔
کوئین نیشنل پولیس نے ڈرگ ایڈمنسٹریشن کو کال کی اور ڈی
ای اے نے مجھے کال کی۔ میس نے ایک ڈرگ ڈیل گونزالو
اور کسی وینزولان کے درمیان سیٹ کی تھی۔ صرف گونزالو
سامنے آیا۔ وینزولان غائب تھا۔ گونزالو نے میس کو ٹھکانے
لگا دیا۔“

”اگر میس مر گیا تو تم لوگوں نے اس کی گرفتاری کے
دارنٹ کیوں بند نہیں کیے۔“ کول نے اعتراض کیا۔
”گونزالو کے پیچھے انڈر کور ایجنٹ تھے۔ اگر ہم فائل

میش کے بارے میں تھی۔ اس خیال سے کہ کہیں کچھ اس
نے مس نہ کر دیا ہو۔ دوبارہ پڑھنے پر بھی کوئی نئی بات
سامنے نہیں آئی۔ تعینت کرنے والے ایجنٹس کے ناموں کا
جائزہ لینے کے بعد اس نے ایجنٹ ڈیرل ولس کو نوٹ
کیا۔ جس کا تعلق کولوراڈو اسٹیٹ جسٹس ڈپارٹمنٹ سے تھا۔
اس کا فون اگرچہ چھ سال پرانا تھا تاہم کول نے ڈائل کیا۔

”کسی عورت نے جواب دیا۔“ ”ٹو نیٹی کیٹھن۔“
”ڈیرل ولس پلیز۔“

”کول کو پانچ منٹ انتظار کرنا پڑا۔“

”ولس بات کر رہا ہوں۔“ ”مردانہ آواز آئی۔“

”سر میں ہیو فریم ہوں۔ مین ڈیون شائر میں ڈی ٹو
کے طور پر ہوئی سائڈ کے ساتھ ہوں، لاس ایجنٹس پولیس
ڈپارٹمنٹ۔ ایک قتل کے سلسلے میں فون کیا تھا جو چند برس قبل
ہوا تھا۔ قاتل فرار ہو گیا۔ اس کا نام الیکٹرینڈر میس ہے۔“
کول نے فرضی بیج نمبر بھی بتایا۔ اسے کم ہی شک تھا کہ ولس
بیج نمبر کا پی کرے گا۔

”اوہ ہاں، لیکن مسئلہ کیا ہے؟“

”ہم نے این سی آئی کی بریف حاصل کی ہے۔ تم
نے اشارہ کیا تھا کہ وہ کولمبیا فرار۔“

”ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ان دنوں وہ ایک لڑکے
کے ساتھ دھنڈا کر رہا تھا۔ ڈرگ لانا چاہتا تھا۔ اس نے لڑکے
کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کی۔ لڑکے کا نام گونزالو لیڈر تھا۔“

جب ہم نے چالان پیش کیا تو وہ کولمبیا بھاگ گیا۔“
”گونزالو وہاں رہا تھا؟“ کول نے استفسار کیا۔

”وہ ان میں سے ایک تھا جو کالی اور میڈلن کارڈل
ٹوٹنے کے بعد ابھرے تھے۔“

”کیا میس کو ایسٹ بان بیرن نامی آدمی نے اپنے
ساتھ ملا لیا تھا؟“

”سوری، میں صرف گونزالو کو جانتا ہوں۔“
”چھ برس لمبا عرصہ تھا۔ ممکن تھا کہ میس گونزالو سے ہٹ
کر بیرن یا کسی اور کارڈل کے ساتھ مل گیا ہو۔“

کول نے کہا۔ ”آل رائٹ، میں میس کی طرف آتا
ہوں۔ کیا میس لاس ایجنٹس میں بھی سرگرم رہا تھا؟“

”کہہ نہیں سکتا۔۔۔۔۔ معاملہ کیا ہے؟“
”میش لاس ایجنٹس میں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ
ایک سے زیادہ مرڈرز میں ملوث ہے۔“

ولس کی آواز آئی۔ ”تم الیکٹرینڈر میس کے بارے
میں بات کر رہے ہو؟“

پرمیش کی موت کا ٹیک لگا دیتے تو انڈر کور ایجنٹس کی پوشیدگی کو خطرہ ہوتا۔ دوسرے یہ کہ ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ کی موجودگی کے بغیر موت کا اعلان نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایسا سرٹیفکیٹ ملنے کا امکان نہیں تھا۔

”کچھ اور بھی تھا؟“

”گوزالو کو پتا چل گیا تھا کہ میس اس کے ساتھ گیم کر رہا ہے۔ مطلب یہ کہ میس جھوٹ بول رہا تھا کہ وینزولان کتنی ڈرگ فروخت کے لیے لائے گا۔ اس نے اپنے تین چار لڑکوں کے ساتھ میس کو وینزولان کی طرف روانہ کیا۔ گوزالو کے لڑکوں نے جنگل میں میس کو گولی مار دی۔“

”کس کو پتا کہ واقعی وہ مر چکا ہے۔ شاید وہ بچ نکلا ہو؟“

”ڈرگ انفر سمنٹ اور کولمبیا انڈر کور ایجنٹ موجود تھے جب گوزالو کے لڑکے واپس آئے۔ لڑکوں کے پاس میس کا سر تھا۔ لہذا اس ایجنٹس میں جو کوئی بھی ہے وہ میس نہیں ہے۔“

”کول خود کو کھوکھلا محسوس کر رہا تھا۔ سر میں کھیاں بھن بھن کر رہی تھیں۔“

”شکریہ مسٹرولس۔ میں نے آپ کا کافی وقت لیا۔“

کول نے فون بند کر کے ٹانگیں میز پر رکھ دیں۔ کال کرنے کا مقصد سادہ تھا کہ شاید میس اور بیرن کے روابط کے بارے میں کچھ اشارہ مل سکے اور بیرن کے رابطے لاس ایجنٹس میں..... لیکن یہ کیا ہوا۔ قطعی غیر متوقع۔

☆☆☆

پائیک گووام سے نکل کر روانہ ہوا تو رفتار دہی رکھی تھی۔ مینڈ رنگ روٹ کے ذریعے وہ جاناٹاؤن سے گزرا۔ وہاں وہ کچھ دیر کا تھا۔ کھڑکیوں کے شیشے نیچے کر دیے گئے تھے۔ اس نے ایک گھنٹے سے زیادہ ڈرائیو کی۔

”لگتا ہے بدبو میرے اندر بس گئی ہے۔“ گھر پہنچ کر لارکن نے کہا۔

”نہاؤ، کپڑے بدلوا اور برش کرلو۔“

وہ شاور میں تھی جب پائیک نے بدقلین کو فون کیا۔ جواب نہ ملنے پر میس کا خیال آیا لیکن میس کوئی اور بھی دیکھ سکتا تھا۔ لہذا اس نے بعد میں دوبارہ کال کرنے کا فیصلہ کیا۔

لارکن کے آنے کے بعد پائیک ہاتھ روم میں چلا گیا۔ وہ جب نہادھو کر نکلا تو لیونگ روم میں لارکن کو کول کے ساتھ موجود پایا۔ کول کے ہاتھ میں ایک میٹلا این ولپ تھا۔

پائیک سمجھ گیا کہ کچھ کڑ بڑ ہے۔ کول کے چہرے پر تناؤ تھا۔

”کوئی نئی بات نہیں؟“ پائیک نے لفافے کی طرف دیکھا۔

”لارکن کو کچھ دکھانا تھا۔“ وہ تینوں ٹیبل پر آگئے۔ کول نے لفافہ کھول کر دو تصاویر نکالیں اور ٹیبل پر رکھ دیں۔ یہ فیکس سے گزاری گئی تھیں۔ سیاہ بال اور گول چہرہ..... چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

”کیا خیال ہے؟ کبھی دیکھا ہے اسے؟“ کول نے سوال کیا۔

”کون ہے یہ؟“ لارکن نے تصاویر دیکھ کر سر اٹھایا۔

”ایلیگزینڈر میس۔“

لارکن نے انکار میں سر ہلایا۔ ”یہ میس نہیں ہے۔“

”یہی میس ہے۔ پانچ سال پہلے کولمبیا میں اس کا مرڈر ہوا تھا۔ تصاویر ڈین ور پولیس ڈپارٹمنٹ سے فیکس کی گئی تھیں۔ تم نے کنگ کے ساتھ جیسے دیکھا، وہ میس نہیں تھا۔“

”پھر وہ کون تھا؟“ لارکن کی آنکھوں میں غیر یقینی کیفیت تھی۔

”میں نہیں جانتا۔“ کول نے اعتراف کیا۔

”انہوں نے کیوں مجھ سے کہا کہ وہ میس تھا؟“

پائیک نے کہا۔ ”کوئی وجہ ہے جس کے تحت وہ ہر معاملے میں دروغ گوئی سے کام لے رہے ہیں۔“

کول نے پائیک کی طرف دیکھا۔ ”بہتر ہے کہ تم بدقلین سے بات کرو۔ دیکھنا ہے کہ اور کہاں کہاں جھوٹ بولا گیا ہے۔“

اچانک لارکن کو خیال آیا۔ ”اوہ مائی گاڈ، مجھے ڈیڈی کو بتانا ہوگا۔“

پائیک مطمئن نہیں تھا۔ پیٹ مین جو کچھ بھی کر رہا تھا، ان کو اس پر کچھ سبقت حاصل تھی۔ وہ بے خبر تھا کہ پائیک کے نزدیک وہ مشکوک ہے اور میس کی ہلاکت بے نقاب ہو چکی ہے۔ پائیک کو زبردستی اور اس کے وکیل پر بھی بھروسہ کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔

”نہیں، ابھی نہیں۔“ اس نے انکار کیا۔

لارکن سرخ ہو گئی۔ ”کیوں نہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بولتے آرہے ہیں۔ ڈیڈی سے بھی جھوٹ بولا ہے اور ڈیڈی نے یقین کیا۔ مجھے اپنے باپ کو حقیقت بتانی چاہیے۔“

پائیک نے لارکن کی آنکھوں میں جھانکا جہاں اُمید

سے نکلو۔" وہ لارکن نے مخاطب تھا۔
لارکن نے کوئی حرکت نہیں کی۔
"میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔ ہم یہاں تنبیہ کرنے آئے ہیں۔"

"ہم کافی پریشان ہیں۔ گورڈن اسے سمجھاؤ۔"
پائیک نے براہ راست بذللین کو مخاطب کیا۔ "پٹ
مین صحیح آدمی نہیں ہے۔ جسے اس نے الیگزینڈر میٹس بتایا تھا
وہ میٹس نہیں ہے۔ میٹس پانچ سال قبل ہلاک ہو چکا ہے۔"
وکیل گورڈن نے ہاتھ اٹھائے۔ "ہم یہ سب کچھ سننے
نہیں آئے۔ میں تم پر اغوا کا مقدمہ چلاؤں گا۔ جب میں
نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ تم پاگل
ہو۔"

لارکن کی مشتعل آواز بلند ہو گئی۔ "شٹ آپ،
ایڈیٹ۔" اس نے باپ کا بازو تھاما۔
"لارکن ایسا مت کرو۔" بارکلی نے کہا۔
"پاگل بن تو تم نے میرا دیکھا نہیں ہے اور نہ تم اس
قابل ہو کہ میں تمہیں اپنا پاگل بن دکھاؤں۔" پائیک نے
سپاٹ آواز میں کہا۔ لیکن سپاٹ لہجے میں درندگی کا عنصر
پوشیدہ تھا۔ اس نے جب سے فلیس کیے گئے فوٹو نکال کر

اور خوف کا ماحول تیار کیا تھا۔ وہ اپنے باپ کو محفوظ دیکھنا چاہتی
تھی۔ شاید وہ محفوظ رہیں تو ایک دن وہ بیٹی کو بھی دیکھ لیں
گے۔

پائیک نے فون نکال کر بذللین کو کال کی۔ اس مرتبہ
جواب آیا۔ پائیک نے کہا۔ "ہم فوری طور پر بارکلی اور تم
سے ملنا چاہتے ہیں۔ سنجیدہ معاملہ ہے اور وقت کم ہے۔"
پائیک نے لوکیشن بتائی اور جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔
لارکن کو دیکھا۔

"اپنا سامان لو اور نکلو۔"

☆☆☆

لوکیشن یونیورسل اسٹوڈیو کے قریب۔ یہاں فری
وے ریمپس اور پارکنگ لائٹس کی کثرت تھی۔ سب وے
ایسٹیشن کا ایک داخلی راستہ بھی تھا۔

پائیک اور لارکن منتظر تھے۔ گاڑی کا انجن بند نہیں کیا
تھا۔ کچھ دیر بعد سیاہ رنگ کی کیمریزین نمودار ہوئی۔ کیمریزین
سے اترنے والے تین آدمی تھے۔ بذللین، کونز بارکلی اور
اس کا وکیل گورڈن۔ پائیک گورڈن کو دیکھ کر بد مزہ ہو گیا
تھا۔ وہ دونوں بھی اتر گئے۔ بارکلی نے پہل کی۔ "ہم
پریشان تھے تمہارے لیے۔ وقت آ گیا ہے۔ چلو یہاں

محبت چاندنی نواز دو

آنکھوں کے رستے دلوں میں اتر جانے والے ایک
پریمی جوڑے کی ادھوری مگر دلچسپ اور انوکھی داستان.....

کاوش صدیقی کے قلم کا جادو

عقاب آب

ماضی کا آئینہ، باختیار اور بے اختیار انسانوں کے سبق آموز

اور عبرت آمیز واقعات زویا صفوان کا شاہکار

شہ زور

عشق و محبت کے سحر انگیز جذبوں کی جنوں خیزی، لطیف رشتوں اور

کثیف سازشوں کے جال اسما قادری کے قلم کا کمال

جنگ باز

معاشرتی ناسوروں اور درندوں کی خوں ریز سازشوں

اور زخم زخم ہونے والے ایک جنگ باز کی دلہوز داستان

ڈاکٹر عبدالرب بھٹی کے قلم کی جادوگری

ستمبر 2022 کے شمارے کی ایک جھلک

نومسرت کہانیاں کا مجموعہ

سسرہ دلچسپ

ماہنامہ



ملک مندرجیات کی تفہیم

نامید سلطانہ اختر، شاہ سنان، عائشہ نصیر، عمران قریشی،

عاطر شاہین، جاوید بسام، عیوق بخاری و دیگر کی خوب صورت تحریریں

اس کی کہ عیاد

گورڈن نے گڑبڑا کر بار کھٹکے کو دیکھا۔ وہ خاموش

تھا۔

”یہ آدمی پائیک تمہیں خطرے میں ڈال رہا ہے اور ان لوگوں سے الگ کر رہا ہے جو تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف یہ رائے دے رہا ہوں کہ پٹ مین جو کچھ کر رہا ہے..... اس کے لیے اس کے پاس کوئی خاص وجہ ہو۔ ہم اسے وجوہات بتانے کے لیے کہیں گے۔“ گورڈن نے پسپائی اختیار کی۔

پائیک نے کہا۔ ”اس بے پوجہ کو وہ معصوم کیوں بن رہا تھا..... کہ وہ نہیں جانتا تھا آخر کنگ کے ساتھ کون تھا جب لارکن نے ایکسیڈنٹ کیا۔“

”کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہ جانتا تھا؟“

گورڈن بولا۔ ”ایجنٹ پٹ مین سے میری صبح بات ہوئی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ کنگز کو تلاش کر رہے ہیں۔“

”ان کو مرے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔ ہمیں ان کی لاشیں کل ملی تھیں۔“

”میں نہیں سمجھا۔“ گورڈن نے کہا۔

”کسی نے ان کو ہلاک کر کے جائے حادثہ کے بہت قریب رکھا ہے۔ جیسے یہ میرے لیے پیغام ہو کہ میں بھی وہاں جانے والی ہوں۔“ لارکن نے اظہار خیال کیا۔

بڈفلین، پائیک کو تک رہا تھا۔ ”کیسے؟“

”کسی اور جگہ شوٹ کر کے اسی مرسیڈیز میں جائے حادثہ کے عین قریب ایک گودام میں گاڑی کھڑی کر دی گئی ہے۔“

گورڈن نے منہ کھولا۔ ”تمہارا نقطہ نظر کیا ہے؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ پٹ مین لارکن کی جان کا دشمن ہے؟“

”میں نہیں جانتا۔ بہر حال معاملہ سمجھ رہے ہیں۔ ہاں مجھے اتنا یقین ہے کہ پٹ مین نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے، وہ سب جھوٹ ہے۔“ پائیک نے جواب دیا۔

لارکن دخل انداز ہوئی۔ ”ڈیڈی آپ احتیاط کریں۔ اس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔“

گورڈن نے پائیک کو دیکھا۔ ”اگر وہ آدمی میش نہیں ہے تو تمہارے خیال میں کون ہے؟“

”اگر اس کی انگلیوں کے نشانات مل جائیں تو اس تک پہنچا جاسکتا ہے۔“

”بطور اتارنی میں ایک بات واضح کر دوں کہ اگر کوئی شہادت یا کلیوٹم نے پولیس سے چھپایا تو تم پر انصاف کی راہ میں رکاوٹ کا چارج لگے گا اور ایسا کرنا جرم کے قریب تر

بڈفلین کو دکھائے۔

”یہ ہے میش۔ وہ نہیں جس کی تصویر پٹ مین نے لارکن کو دکھائی تھی۔ گورڈن اور بار کھٹکے نے بھی جھانک کر دیکھا۔

”ڈیڈی، اس نے ہم سے جھوٹ بولا تھا۔“ لارکن نے کہا۔

گورڈن نے قدرے ہلکی آواز میں کہا۔ ”ہم سب نے وہ فوٹو دیکھے تھے اور یہ درست ہے کہ وہ اور یہ فوٹو الگ الگ ہیں۔ لیکن تمہارے انداز سے یوں لگ رہا ہے کہ انہوں نے ہمیں مس گاڑ کیا تھا جبکہ دو آدمیوں کا ایک جیسا نام ہو سکتا ہے۔“

”بہت خوب۔“ پائیک نے کہا۔ لارکن نے شاید پہلی بار پائیک کے چہرے پر مسکراہٹ، بہت خفیف مسکراہٹ دیکھی۔

”اور اریسٹ ریکارڈ بھی ایک جیسا۔“ بڈفلین بولا۔ ”میں جب اس جنجال میں شامل ہوا تھا۔ اس وقت پٹ مین نے اریسٹ ریکارڈ بھی مجھے دیا تھا۔“

گورڈن نے ایک ابرو اوپر چڑھایا۔ ”واقعی۔ تو پھر ہمیں پائیک کو فارغ کر دینا چاہیے۔ لارکن گھر آ جائے۔ پھر ہم پٹ مین سے جواب طلب کریں گے۔ یقین کرو اگر اس کے جواب مجھے پسند نہ آئے تو وہ روئے گا کہ پیدا کیوں ہوا تھا۔ کورٹ میں وہ حشر کروں گا.....“

”میں گھر نہیں جا رہی۔“ لارکن نے اکڑ کے غصے سے کہا۔

”وہ گھر پر محفوظ نہیں ہے۔ کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا؟“ پائیک نے کہا۔

گورڈن کی آواز میں پائیک کے لیے پہلے جیسا دم خم نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی وہ کہہ بیٹھا۔ ”کیا تم سوئے تھے اس کے ساتھ؟“

پائیک کا ہاتھ اپنے چشمے کی طرف گیا اور رک گیا۔ ادھر بڈفلین ہراساں ہو چلا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ گورڈن نے دوسری بار جان لیوا حماقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ چند ہی افراد پائیک کو خوب جانتے تھے۔ ان میں کول کے علاوہ بڈ بھی تھا۔ اگرچہ پائیک نے بڈ کے ساتھ پولیس کے لیے تین سال ہی کام کیا تھا اور تین سال میں بڈفلین اس کو خوب سمجھ گیا تھا۔ سکوت کا لمحاتی وقفہ آیا اور پھر..... لارکن نے بھڑک کر گورڈن کو گالی دی۔ پائیک نے دل میں تیسری مرتبہ لارکن کے انداز کو سراہا۔

تھے۔ وہ فکر پرنس کی تیاری کر رہا تھا۔ پائیک کی گرل فرینڈ (لارکن) کا فونو زہریلے بخارات میں نہایا ہوا تھا۔ چند باتیں کر کے میرن چلی گئی۔ جان ہمیشہ سے زیادہ پُر اعتماد تھا۔ تصویر کو کس کس نے چھوا تھا۔ جان اپنا تجربہ جھونک رہا تھا۔ اس نے تصویر پر سے بارہ پرنٹ حاصل کیے جو ایک دوسرے سے الگ تھے۔ ہر پرنٹ کو شفاف ٹیپ پر اٹھایا اور ٹیپ کو پلاسٹک بیلنگ پر دبایا۔ ایک ایک کر کے تمام کو اس نے ہائی ریزولیشن ڈیجیٹل اسکینر پر سیٹ کر کے فونو لے لیے۔ تصویروں کو کمپیوٹر میں فیڈ کیا۔ کمپیوٹر کے لیے اس نے خاص پروگرام استعمال کیا تھا۔ پروگرام سے شناخت لے کر چارٹ بنایا جس میں خاص نکات موجود تھے۔ شناخت شدہ قصوص نشانات کو ایف بی آئی کی عددی فہرست سے موازنہ کیا۔ یہ موازنہ FBI کے نیشنل کرائم انفارمیشن سسٹم کے ساتھ تھا۔ اس کے علاوہ باقی کام سہل رہ گیا۔ آخر میں جان شین نے انٹرنیشنل ڈیٹا بیس میں خاص درخواست پیش کی۔ گھڑی پر وقت دیکھا۔ پائیک اور لارکن پارکنگ لاٹ میں منتظر تھے۔ اس کے کمپیوٹر پر NCIC / انٹرپول کو کوئلیٹی کرنے لگا۔ وہ بارہ کے بارہ نشانات کے پوزیٹو میچ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ سات مردوں کے علاوہ دو کی شناخت پہلے ہی ہو گئی تھی۔ یعنی جودگا اور لوئیس۔ باقی چار بد معاشوں کا تعلق جنوبی امریکا سے تھا۔ ان کا تعلق بیرن سے تھا۔ لیکن ساتواں لا تعلق دکھائی دیا۔ جان شین کا حلق خشک ہو گیا۔ ڈپارٹمنٹ آف جنس کیوں ملوث تھا۔ جان کو علم ہو گیا تھا۔ اس نے سات فائلیں پرنٹ کیں کمپیوٹر میموری صاف کی۔ فکر پرنٹ کی سلائڈز اور لڑکی کی فونو کو لفافے میں نعل کیا اور لیب سے باہر آ گیا۔ سورج مغرب میں مجھ رہا تھا۔ وہ سیدھا پائیک کی گاڑی کی طرف گیا۔ اسے میرن یا کسی اور کی پروا نہیں تھی۔ اس نے اتنا بڑا کام پہلے نہیں کیا تھا اور شاید آئندہ بھی نہ کر پائے۔

فالٹز اس نے پائیک کے حوالے کر دیں۔ ”پڑھ لو۔“ لارکن، پائیک کے قریب ہو گئی۔ دونوں ساتھ پڑھ رہے تھے۔ فکر پرنٹ کالی واٹش... نامی آدمی کے تھے۔ عمر بیالیس سال، ایک ری پبلک کا انویسٹ منٹ بینکر تھا۔ ڈرگ ٹریفکنگ میں ملوث تھا۔ اس کے علاوہ غیر قانونی اسلحے کی فروخت میں سرگرم رہا تھا۔ دہشت گرد تنظیموں سے رابطے میں تھا۔ کاغذ کے درمیان... موٹے حروف میں وارننگ درج تھی۔

الٹ: یہ آدمی میرسٹ واچ لسٹ پر ہے۔ ایف بی

”ہے۔“
”اگر تم مجھے ڈرا رہے ہو تو فضول ہے۔ خطرات مول لینے کی مجھے عادت ہے۔“ پائیک نے اطمینان سے کہا۔
گورڈن نے ہنستا کر بدقلین کی طرف دیکھا۔ ”اگر وہ یہ بات سمجھ گیا ہے اور قانون سے تعاون نہیں کرے گا تو اسے کنٹریکٹ سے باہر سمجھو۔ وہ اب ملازم نہیں ہے۔“
”میں ملازم تھا بھی نہیں۔ کیا میں نے کنٹریکٹ نامی جیتھڑے پر سائن کیے تھے؟“ پائیک نے طنز کیا۔ ”میں صرف اپنے ایک دوست کی مدد کر رہا ہوں۔ تمہارے لیے مفت مشورہ ہے کہ اپنا خیال رکھو۔“

بار کھلے جینی کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔
باپ زیادہ خطرے میں تھا کیونکہ وہی سامنے تھا۔
پائیک نے بدقلین سے کہا۔ ”میں بار کھلے کا ملازم تھا نہ ہوں۔ اور نہ پہلے کبھی تھا۔ میں ایک دوست کا قرض اتار رہا ہوں۔“

لارکن نے باپ کی سنی آن سنی کی اور لیکس کی طرف بھاگی۔ پائیک اس کے پیچھے تھا۔
”آفسر پائیک۔“ پائیک نے عقب میں دیکھا۔
بدقلین نے اسے مخاطب کیا تھا۔ گورڈن اور بار کھلے واپس اپنی گاڑی کی طرف جارہے تھے۔ ”میری ضرورت پڑے تو فون کرنا۔“

پائیک بہت تیزی سے روانہ ہوا تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ گورڈن نے گاڑی میں بیٹھے ہی پٹ مین سے رابطہ کیا ہو گا۔ پائیک کو پھرتی دکھائی تھی۔
اچانک لارکن نے کہا۔ ”میری گالی پسند آئی تھی؟“
”وہ اسی قابل تھا۔ آئی لو۔“ پائیک نے جواب دیا۔
”می ٹو۔“ لارکن نے قہقہہ لگایا۔

☆☆☆

جان شین کو اس وقت وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ خطرہ تھا لیکن پائیک کی مدد سرائی نے اسے شیر کر دیا تھا۔ پائیک نے کہا تھا کہ دیگر چیزوں کو چھوڑ کر فکر پرنس پر توجہ دے۔
”جان تم اب تک یہاں کیا کر رہے ہو؟“ میرن کی آواز آئی۔

”وہ دل ہی دل میں گالی دے کر پلٹا۔“ کل کچھ کام رہ گیا تھا وہ غمناک رہا ہوں۔ وہ ہفتے کے اوور ٹائم کی حد پہلے ہی عبور کر چکا تھا۔ میرن نے اس کے کندھے پر سے گلیو (glue) باکس میں جھانکا۔ وہ ایک اڑناٹ پلکس گلاس جیمبر تھا جس میں سپر گلو اور دوسرے ٹاکک کیمیکل اُبل رہے

آئی کے لیے انتہاء ہے کہ اگر علاقے میں اس کی موجودگی کا یقین ہو تو ہر صورت گرفتار کر لیا جائے۔

پائیک نے سر اٹھا کے جان شین کو دیکھا۔ اس کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا لیکن جان نے محسوس کر لیا کہ جیسے کے پیچھے پائیک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں۔ جان شین کا سینہ چوڑا ہو گیا۔

”شکر یہ جان۔“ پائیک نے ہاتھ بڑھایا۔ جان نے اس کا ہاتھ یوں پکڑا جیسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود کو ہمیشہ سے زیادہ کارآمد سمجھ رہا تھا۔

جان نے کہا۔ ”گڈ لک برادر۔“

☆☆☆

رات انہوں نے بھوک گھر پر چائینز فوڈ سے مٹائی۔ پائیک نے فون پر کول کو کہانی سنائی اور دوسرے روز کا منصوبہ ترتیب دیا۔

پائیک، پٹ مین کو اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں تھا اور نہ ہی پٹ مین کی جھوٹی تفتیش کو۔ ہاں اسے لارکن کی پروا ضرور تھی۔ اس بات کی بھی پروا نہیں تھی کہ پٹ مین اچھا پولیس والا ہے یا برا۔ پایہ کہ وہ ذہنش کالی یا کنگ پارلی کے ساتھ ملوث تھا۔ وہ ہمیشہ نامی آدمی کو شکار کرنا چاہتا تھا لیکن شکار بدل گیا تھا۔ پائیک اب کالی کے پیچھے تھا۔ اگر پٹ مین نے لارکن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو پھر پائیک کے لیے وہ بھی شکار کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔ پائیک کو لڑائی کی فکر تھی۔

وہ اس کے قریب ہی بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ ٹی وی سے لارکن نے توجہ ہٹائی تھی۔ پائیک نے اسے دیکھا۔ اس نے محسوس کر لیا اور نگاہ اٹھا کر مسکرائی۔ وہ ایک نرم اور مختلف مسکراہٹ تھی۔

وہ بولی۔ ”تم کبھی نہیں مسکرائے؟“

پائیک نے جبراً سہلایا۔ ”یہ میری مسکراہٹ ہے۔“

لارکن ہنسی اور پھر کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی۔

پائیک نے گھڑی دیکھی اور فون اٹھایا۔ لارکن نے کتاب بند کر دی۔ وہ سنجیدگی سے پائیک کو دیکھ رہی تھی۔ پائیک نے پٹ مین کا نمبر ملایا۔ رابطہ ملنے پر پائیک نے کہا۔ ”پائیک!“

”تم بڑی چیز ہو جوان۔“ وہ بولا۔

”کس نے بتایا؟ بدقلین نے؟“

”بڈ، بار کلمے اور گورڈن..... تم خود کو کیا سمجھ رہے ہو

اور کیا کرتے پھر رہے ہو؟“

”واہنش کالی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس نے

میرے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟“

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔ پھر آواز آئی۔

”پائیک تمہیں خود کو روکنا ہوگا۔“

”کالی کی وجہ سے بہت کچھ بدل گیا ہے۔ لارکن گھر

واپس آنا چاہتی ہے۔ یقیناً تم سمجھ رہے ہو۔“

پٹ مین پھر ہچکچایا۔ ”اوکے، یہ اچھی بات ہے۔ سارا

معاملہ اس کی حفاظت کا ہے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔“

”پائیک نے کہا۔“ ہاں میں اس کی حفاظت کر رہا

ہوں۔“

لارکن مسکرائی۔ پائیک، پٹ مین کے ساتھ معاملہ

طے کر رہا تھا۔

☆☆☆

دوسرے دن سات بجے صبح پائیک نیلے رنگ کی فورڈ سیڈان کو یونین اسٹیشن کی پارکنگ لائٹ میں دیکھ رہا تھا۔ اس کی رفتار دھیمی تھی۔ سیکڑوں مسافر اسٹیشن سے نکل رہے تھے۔ سیڈان رینکتی ہوئی لائٹ کے دور افتادہ گوشے میں چلی گئی۔

ڈونالڈ پٹ مین ڈرائیور کر رہا تھا۔ پسنجریٹ پر کیوں بلائینٹ بیٹھا تھا۔ دونوں کی عمریں تیس سال سے زیادہ نہیں تھیں۔ انہوں نے پائیک کو نہیں دیکھا۔ علاوہ ازیں سات مزید ایجنٹ نوٹے منٹ قبل اسٹیشن کے اطراف میں پوزیشن لے چکے تھے۔ وہ بھی پائیک کی کمین گاہ سے بے خبر تھے۔ پائیک مین بجے سے وہاں تھا۔ وہ اپنے دوست کے میکسیکن ریسٹورنٹ کی دوسری منزل پر موجود تھا۔ وہ کچن کے ساتھ والے چھوٹے کمرے سے دور بین کے ذریعے نگرانی کر رہا تھا۔ نجلی منزل نئے سرے سے تعمیر کی جا رہی تھی۔ لہذا کچن تو بند تھا۔

پٹ مین کا خیال تھا کہ پائیک اور لارکن سات بجے وہاں پہنچیں گے۔ کول اور لارکن ناشتا کر رہے تھے اور پائیک ان کے قریب کچن سے منسلک کمرے میں تھا۔ سات بائیس پر پٹ مین اور بلائینٹ کار سے نکلے۔ دونوں مسافروں اور ٹریفک کا جائزہ لے رہے تھے۔ پائیک ان کے ٹکڑے آگاہ تھا۔ ساڑھے سات بجے وہ پھر کار میں بیٹھ گئے۔ آٹھ بجے سے کچھ پہلے ساتوں ایجنٹ اپنی خفیہ جگہوں سے نکل کر پارکنگ لائٹ کے شمالی کونے میں جمع ہو گئے۔ پائیک نے ریسٹورنٹ چھوڑ دیا۔ کول کی کار اولو پورا اسٹریٹ کے اختتام پر موجود تھی۔ دونوں نے گاڑیاں

ہے۔ تم نے قانون شکنی کی ہے۔ بڑی مصیبت میں پڑ گئے ہو تم۔“

”واہش کالی۔ مصدقہ دہشت گرد۔“ پائیک نے کہا۔

”میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا۔“ پائیک نے کبرگود سے اٹھائی۔ ”ہم بات کریں گے۔ تم مرو یا زندہ رہو۔“

”کیا؟ میں ایک فیڈرل آفیسر ہوں۔ تم ایک آفیسر کو ہلاک کرو گے؟“

پائیک نے سکون سے اثبات میں سر ہلایا۔ ”بلاشبہ ضرورت پڑی تو ایسا ہی ہوگا۔“

پٹ نے منہ کھولا پھر بند کر لیا۔ پائیک نے اس کا بیج اسے دکھایا۔ وہ تلاشی لے چکا تھا۔

”یہ کبھی بھی کنگ کا مسئلہ تھا ہی نہیں۔ تم جھوٹ بولتے رہے۔ مسئلہ کالی کا تھا۔ تم نے دہشت گرد کو بچانے کے لیے لارکن کو ٹارگٹ کیا۔“

”یا گل پن ہے۔ میں کالی کو کیوں تحفظ دوں گا۔“

”تم نے لارکن سے کہا کہ واہش کالی ہمیشہ تھا۔“

”ہم کیس بچارہ تھے۔“ پٹ مین نے کہا۔

”تم نے لڑکی سے کہا کہ ہمیشہ کنگ کے ساتھ اپنی سرمایہ کاری بچانے کے لیے اسے مارنا چاہتا ہے جبکہ کنگ مر چکا تھا۔ تحفظ کے لیے کچھ نہ تھا۔“

”کنگ کے بارے میں ہمیں کل پتا چلا تھا۔ ہم نہیں جانتے تھے۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ وہ ان کی مدد کر رہا ہے۔“

”تو پھر کالی لڑکی کو کیوں مارنا چاہے گا؟ میرا خیال ہے کہ کنگ کو تم نے ختم کیا۔ اور واہش کالی کی مدد کے لیے لارکن کو نشانہ بنایا۔ لارکن نے ہمیشہ کونہیں کالی کو دیکھا تھا۔“

پائیک نے پھر کنگ اٹھائی۔ ”اور تم لوگوں نے کالی کی فوٹو لارکن کو نہیں دکھائی۔“

پٹ مین نے بندھے ہاتھ چھڑانے کے لیے جھٹکا مارا۔ اس کی آنکھوں میں ہراس نظر آیا۔ ”خدا جانتا ہے ہمیں نہیں معلوم تھا۔ ہمیں پتا چلا تھا کہ وہ کالی اور کنگ کے ساتھ کاروبار میں ہے۔ لیکن یہ علم نہیں تھا کہ کالی لاس اینجلس میں ہے۔ کالی کی موجودگی کا پتا کار ایکسیڈنٹ کے بعد لگا تھا۔

ٹرنگ میں میرا بریف کیس ہے۔ تم دیکھ لو۔ میں سچ بول رہا ہوں۔“

پائیک نے اس کے تاثرات پڑھے اور چابیاں اٹھا

تبدیل کر لی تھیں۔ نیلی سیڈ ان حرکت میں تھی۔ پائیک تیز قدمی سے کول کی گاڑی تک پہنچا۔ پٹ مین کے نکلنے سے پہلے وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ تعاقب شروع ہو گیا۔ دونوں گاڑیاں الہیڈا اسٹریٹ پر تھیں۔ رش ٹائم تھا۔ پائیک تخمینہ لگا چکا تھا کہ کب اور کیسے پٹ مین کو گھیرتا ہے۔ گاڑیاں رک رک کر چل رہی تھیں۔ پائیک کی نظریں قریب ہوتے ہوئے سنگل پر تھیں۔ دونوں گاڑیوں کے درمیان تین گاڑیاں تھیں۔ جیسے ہی سنگل زرد ہوا، پائیک قطار سے نکل کر لوڈنگ زون میں چلا گیا۔ سنگل سرخ ہوا اور پٹ مین ٹریپ ہو گیا۔ پائیک ہوائی جھونکے کے مانند اپنی گاڑی سے نکل کر سیڈ ان تک گیا۔ ان دونوں نے اسے نہیں دیکھا اور نہ توقع تھی۔ پٹل کے دستے سے اس نے پنجر سائڈ کا شیشہ توڑا۔ سنگل سبز ہوا اور پائیک نے جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

”پٹل کھول دو۔“ وہ غمراہا اور بلا چٹ کی گن تھپتھپا لی۔ اس کی گن کا رخ پٹ مین کی طرف تھا۔ ”ہاتھ واصل پر رکھ لو۔ ختم کر دوں گا۔“

سنگل کھٹنے پر اگلی گاڑیاں نکل گئی تھیں جبکہ عقبی گاڑیوں کے ڈرائیورز کے ہاتھ ہارن پر تھے۔

پٹ مین نے کہا۔ ”پائیک؟“

پائیک نے اس کی گن بھی کھینچی اور پچھلی نشست پر ڈال دی۔

”میں فیڈرل ایجنٹ ہوں۔ تم.....“

پائیک نے اس کے سر پر پٹل کا دستہ بجایا اور اسے پنجر سیٹ کی جانب دھکیل دیا۔ واصل سنبھال کر وہ بروقت سنگل سے گزر گیا۔

☆☆☆

پٹ مین کی آنکھ فرسٹ اسٹریٹ کے برج کے نیچے کھلی۔ گاڑی لاس اینجلس ریور جینٹل کے کنارے پر کھڑی تھی۔ پکار اور متروکہ گاڑیاں قطار در قطار برج کے نیچے موجود تھیں۔ پائیک، کول کی گاڑی سے آٹھ ہلاک کے فاصلے پر تھا۔ پٹ مین نے اٹھ کر نکلنے کی کوشش کی لیکن

پائیک نے اس کے ہاتھ اسٹیرنگ واصل سے باندھ دیے تھے۔

”ہوش میں ہو..... کیا کر رہے ہو؟ مجھے جانے دو۔“

پٹ نے کہا۔ اس کی پیشانی پر زخم تھا اور خون رس کر چہرے پر خشک ہو گیا تھا۔ پائیک خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کنگ

گود میں رکھی ہوئی تھی۔

”تم نے ایک فیڈرل آفیسر زخمی کیا ہے..... اغوا کیا

”جسہیں معلوم ہوا تو پھر متعلقہ افراد کو کیوں نہیں بتایا؟“

”میں نے بتایا تھا اور وہ سمجھ گئے تھے۔ لڑکی کا باپ بھی۔ لیکن اس نے ہمیں منع کیا کہ لارکن کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔ اس طرح ہم سب ملوث ہو گئے۔ لڑکی کا باپ، وکیل گورڈن اور میرے آدمی۔ لڑکی نہ جان سکی۔ جسہیں ایک تعاون پر آمادہ گواہ کو الگ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنا صوابدیدی اختیار بھی استعمال کرنا تھا۔ بارگاہی وغیرہ نے ہمیں ایڈوائس دی تھی کہ کالی کو گواہی سے پہلے شناخت نہ کیا جائے۔“

”انہوں نے تم کو ایڈوائس کی؟ اس کے باپ نے بیٹی سے جھوٹ بولا؟ لارکن، کالی کو نہیں جانتی تو تعاون کیا کرے گی؟“

”وہ لڑکی جنونی ہے۔“ پٹ مین نے کہا۔
”وہ صرف غلط کو صحیح کرنا چاہتی ہے۔“ پائیک نے گن اٹھائی۔ ”یہاں میرا تمہارا کام ختم۔“

پٹ مین نے بندشوں کے ساتھ زور آزمائی کی۔ ”مجھے آزاد کرو۔ پائیک اسے واپس لاؤ۔ ہم اس کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور تم کالی تک پہنچنے میں ہماری مدد کر سکتے ہو۔“

پائیک نے ڈور کھولا۔ ”تم اپنی مدد نہیں کر سکتے۔“ وہ باہر نکل گیا۔ چابیاں اور چیچ اس کے پاس تھا۔ پٹ کو احساس ہوا کہ وہ جا رہا ہے۔

”کیا کر رہے ہو؟“ وہ بولا۔
پائیک نے چابیاں اور اس کا چیچ دونوں دریا برد کیں۔

”میرا چیچ! پائیک۔“
پائیک نے پلٹ کے دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔

☆☆☆

لڑکی کے ساتھ ٹھہرنے سے پہلے کول نے آفس سے کانگ لاگ اٹھا لیا تھا۔ فون کمپنی میں اس کی دوست نے نمبروں کے جھبیس صفحات بھیجے تھے۔ آؤٹ گونگ اور ان کنگ کالز..... ان میں سے چند جانی پہچانی تھیں۔ وہ قیام گاہ پر پہنچا تو لارکن کا ویج پر نیم درازنی وی دیکھ رہی تھی۔

”تھوڑی مدد کرو۔“ کول نے اسے اشارہ کیا۔
وہ آنکھوں میں حیرت لیے اٹھ بیٹھی۔ ”کیا؟“
”فون نمبرز۔ ہمیں فون ٹری بنانا ہے۔ ہم فون ٹوفون

لیں۔ وہ بریف کیس لے کر واپس آیا۔ بریف کیس میں لیٹرز، میموز اور فائلز بے ڈھنگے پن سے بھری تھیں۔ جن کا تعلق ڈپارٹمنٹ آف جنٹس اور ہوم لینڈ سکیورٹی سے تھا۔ پائیک نے کہا۔ ”اور گناہ ڈکرائم سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے؟“

”ہوم لینڈ سکیورٹی۔ میرے نوٹس دیکھو۔“
”بکواس بند کرو۔“ پائیک نے مالی لین دین اور نگرانی کے میموز دیکھے۔ کنگ کے الگ تھے۔ دیگر میموز واہنش اور بیرن کے تعلق کو ظاہر کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ متعدد نام تھے۔ کچھ بے نام تھوڑی پارٹی کے طور پر جنوبی امریکا میں سرگرم تھے۔ وہ اس وقت تک چھان پھنگ کرتا رہا جب تک سمجھ نہیں گیا۔ آخر میں اس نے پٹ مین کو دیکھا۔

”واہنش کالی دہشت گردوں کے لیے رقم پیدا کر رہا تھا۔“

پٹ مین نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”یہ اسل پارٹ ہے۔ بڑا حصہ جنوبی امریکا سے بھی پرے ہے۔ منظم دہشت گردی کے لیے جہاں فنڈنگ میں ریاستیں بھی ملوث ہیں۔ وہ بہت دولت مند ہیں..... واہنش کالی ایسے لوگوں کے لیے بطور انویسٹمنٹ فنڈنگ کام کرتا ہے۔ ان کے فنڈز کو انویسٹ کرتا ہے، منافع میں تبدیل کر کے ان کا پیٹ بھرتا ہے۔“

”مرکز کہاں ہے؟“
”میں نہیں جانتا۔ کنگ نے تسلیم کیا تھا کہ غیر ملکی اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کی ہے۔ رقم گئی تھی لیکن کہاں؟ ہم بے خبر تھے۔ شاید کالی نے اسی لیے کنگ کو ختم کر دیا۔ شاید اسے رقم واپس چاہیے۔“

”مطلب سب کچھ ریکل اسٹیٹ کے گرد گھوم رہا ہے؟“

”دنیا میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ آج ریکل اسٹیٹ بہترین ہے۔“

پائیک لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا جسے فیملی، مگر اور دوستوں سے دور کر دیا گیا تھا۔ کالی جیسا ملعون اس کی جان کا دشمن تھا۔ اسے مردہ دیکھنا چاہتا تھا۔

”کالی کیوں اسے مارنا چاہتا ہے؟“
”مجھے نہیں معلوم۔ پہلے میں سمجھا کہ میں جان گیا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ سب کچھ کنگ سے متعلق ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ کالی لڑکی کو مارنے کی کوشش کرے گا۔“

”دوسو ملین۔ بڑا سودا ہے۔ دیر سویر ہو سکتی ہے۔ دوسرے آپشن بھی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں جائیداد الگ الگ بچنی پڑے۔“

”میں خریدار کو بتا دوں گا، کتنا وقت ہے؟“

”زیادہ سے زیادہ چار مہینے۔“ الزبتھ نے جواب دیا۔

”ایک آخری سوال اگر بڑا نہ منایا جائے۔ کیا میں موجودہ ممکنہ خریدار کا نام پوچھ سکتا ہوں؟“

”کیوں نہیں..... اسٹین ٹورم رٹیل ہولڈنگ۔ جیسا کہ وہ لوگ آفر نہیں بڑھا رہے ہیں۔ شاید تمہارا خریدار آگے آجائے۔ ورنہ ہم الگ الگ فروخت کریں گے۔“ کول نے نام نوٹ کر لیا اور شکریہ کے ساتھ فون بند کر دیا اور اس وقت پائیک اندر داخل ہوا۔ لڑکی اور کول دونوں نے ہائے کہا لیکن وہ خاموش رہا پھر باتھ روم میں چلا گیا۔ وہ عجیب تھا لیکن کول عادی ہو گیا تھا۔ تاہم لڑکی ابھن زدہ نظر آتی۔

کول نے پھر فون اٹھایا اور انفارمیشن آپریٹر سے اسٹین ٹورم ہولڈنگ کا نمبر مانگا۔

لارکن نے نام سن کر نظر اٹھائی۔ ”وہ ڈیڈی کی ملکیت میں ہے۔“

”کیا، اسٹین ٹورم.....“ کول واپس نکل پر آ گیا۔

”میکسیکی وہ میٹھی ہولڈنگز کا حصہ ہے۔ بلکہ میں بھی۔“

اس کی شراکت دار ہوں۔“

پائیک نے لیونگ روم میں قدم رکھا۔

”تمہاری ضرورت ہے۔“ کول نے کہا۔

پائیک ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کول نے نئی اطلاع سے اسے آگاہ کیا۔ لارکن نے نفی میں سر ہلایا۔ ”کیا مطلب ہے؟ ڈیڈی اس جگہ کو خریدیں گے جہاں لاشیں دریافت ہوئی تھیں؟“

پائیک نے لارکن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ لارکن نے ہاتھ تھام لیا۔ پائیک نے ہاتھ دبا کر کہا۔ ”میرے ساتھ رہو۔ اوکے! مضبوط بنو کیونکہ حالات مزید خراب ہونے والے ہیں۔“

لارکن نے کول کی طرف اور پھر دوبارہ پائیک کو دیکھا۔ اثبات میں سر ہلایا۔ ”میں تمہارے ساتھ لڑوں گی۔“

”تمہارے ڈیڈی اور گورڈن دونوں جانتے تھے کہ وہ ہمیشہ نہیں وائٹس کالی تھا۔ ان دونوں نے منصوبہ بندی کے تحت عین سے لیل کی اور تمہیں اندھیرے میں رکھا

کال ٹریس کریں گے۔ وائٹس کالی تک پہنچنے کے لیے کوئی اشارہ مل سکتا ہے۔ یہ اسی طرح ہوگا جیسے ڈاکٹر کو منایا جاتا ہے۔“ کول نے بتایا۔

وہ دونوں نمبروں کی فہرست کے ساتھ نیکل پر آ گئے۔ کول نے اسے سمجھایا، کیا کرنا ہے۔ ایسے نمبرز پہچاننے ہیں جو جورگا، لوکیس اور اس آدمی کے ہیں جسے وائٹس کالی کہا جا رہا ہے۔ لارکن کو کام پر لگا کے وہ اپنے فون کے ساتھ کاؤچ پر آ گیا۔

صبح مارلا وینڈرک کا میج آیا تھا۔ اطلاع تھی کہ 18187 گودام مینر فیلٹی ٹرسٹ کی ملکیت تھا۔ ٹرسٹ کی ملکیت میں بھی بڑی کمرشل پراپرٹیز ڈاؤن ٹاؤن میں تھیں۔ سب کی سب برائے فروخت تھیں۔ 18187 ڈاکٹر ولیم مینر نے 1968ء میں خریدی تھی۔ 1975ء میں گودام ٹرسٹ کی تحویل میں چلا گیا۔ ڈاکٹر کی بڑی بیٹی مس الزبتھ لٹل ٹرسٹ کی ایگزیکٹو تھی۔ جائیداد کی فروخت کے معاملات وہی دیکھ رہی تھی۔ مارلا نے الزبتھ کا نمبر فراہم کیا تھا۔ نمبر بینٹ ووڈ کا تھا۔ کول نے پہلا قدم اٹھاتے ہوئے نمبر ملایا۔

”نکس، دس انڈیاز تھیل۔“

”میرا نام ایلیس کول ہے۔ میں نے جائیداد برائے فروخت کے سلسلے میں کال کی ہے۔ میں ایک ممکنہ خریدار کی نمائندگی کر رہا ہوں۔“

”کون سی جائیداد؟“

”18187 ڈاؤن ٹاؤن۔“

”اڈہ شیور۔ وہ گودام میرے ڈیڈ کا ہے۔ ہم ٹرسٹ کو تحلیل کر رہے ہیں۔ میں سوالات کے جواب دینے کی کوشش کروں گی۔ لیکن تمہیں ہمارے بڑوکر سے بات کرنی چاہیے۔“

”درست بات ہے۔“

”تو یہ سمجھو کہ ہم آفرز کا خیال کریں گے۔ لیکن کوئی بھی آفر بیک اپ میں رہے گی۔ کیونکہ ہمارے پاس ایک موقع ہے کہ تمام سات جائیدادوں کو بیک وقت فروخت کیا جائے۔ میرا نہیں خیال کہ تمہارا خریدار پریشان ہوگا۔ ممکن ہے کہ موقع ہمارے ہاتھ سے نکل جائے۔“

”مطلب یہ کہ کوئی ساتوں خرید رہا ہے؟“

”مارکیٹ اوپر جارہی ہے۔ اچھے مواقع موجود ہیں۔ کیا تمہارا خریدار ساتوں میں واپسی لے گا؟“

”ہم کس قیمت پر بات کر رہے ہیں؟“ کول نے سوال کیا۔

جاسوسی ڈائجسٹ

29

ستمبر 2022ء

www.zemtime.com

گیا۔ پٹ مین سے میں نے کافی کچھ اگلا لیا ہے۔ یہ آئیڈیا تمہارے ڈیڈی کا تھا۔“
لارکن کی گرفت پائیک کے ہاتھ پر از خود سخت ہو گئی۔ تاہم چہرہ سپاٹ رہا۔ ”ایسا کیوں کیا گیا؟“
”میں نہیں جانتا۔“
”کیا سب گندے کاروبار میں ملوث ہیں۔ میرے ڈیڈی بھی؟“

جواب کول نے دیا۔ ”حتی جواب کے لیے انتظار کرنا پڑے گا۔“
”میں ان معاملات کے ساتھ ملٹی بڑھی ہوں۔ میں کاروباری حجاز سے سمجھ لیتی ہوں۔ ڈیل مکمل نہ ہونے پر کوئی رقم کا طلبکار ہے۔ کالی نے کنگز کو ختم کیا۔ اب وہ مجھے اور ڈیڈی.....“ وہ اچانک چپ ہو گئی۔ ”کیا میرے ڈیڈی؟“
اس کی آنکھوں میں کھلا سوال تھا۔
کول نہیں سمجھا کہ وہ کیا جانتا چاہ رہی تھی۔ لیکن یوں لگا جیسے پائیک جان گیا تھا۔

”میں سراغ لگا لوں گا۔“ پائیک نے کہا۔
لارکن کا رنگ بدلا..... آنکھوں میں اذیت تھی۔ گویا کسی نے اس کے دل پر پیر رکھ دیا ہو۔
”نہیں سراغ لگاؤ۔ نہیں معلوم کرو، پلیز۔ میں نہیں جانتا چاہتی۔“

تب کول پر خوفناک انکشاف ہوا کہ لارکن نے پائیک سے کیا سوال کیا تھا۔ کیا واہنش کالی کو لارکن کا باپ اطلاع دیتا تھا کہ وہ کہاں ملے گی۔ آخر شوٹرز ہر بار سرعت لارکن تک کیسے پہنچ جاتے تھے۔ پائیک نے لارکن کو بچانے کے لیے سب گوساؤ پر کر دیا تھا۔ کیوں؟
”یہ اندازے ہیں۔“ کول نے غیر واضح بات کہی اور اٹھ کر باہر کی طرف چل دیا۔ پائیک نے وقفہ لیا، پھر وہ بھی کول کے پیچھے چل پڑا۔

لارکن نے پائیک کو جاتے دیکھا۔ باہر قدم رکھنے سے قبل وہ دروازے کے فریم میں ہل بھر کے لیے رکا..... بہت بڑا..... دیوڑاد۔ پورے فریم میں سا گیا۔ لارکن کو ایسا ہی لگا تھا۔ دیکھنے میں وہ عام آدمی تھا لیکن نہیں تھا۔ دل توڑ دینے کی حد تک نارمل تھا۔ اس صفت نے لارکن کے دل میں اس کا قد اور محبت بڑھادی۔ پھر مین کسی قسم کا رسک نہیں لیتا۔ لیکن وہ ایک عام آدمی ہر رسک لے رہا تھا۔ اس کے لیے ہر طرف رسک تھا۔

ہل بھر کا تو پلٹ کے دیکھا۔ لارکن نے دیکھا کہ

اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ پھر دروازہ بند ہو گیا، وہ تنہا رہ گئی۔
”ٹھیک کر دو..... سب درست کر دو..... پلیز۔“ اس نے خالی کمرے میں سسکی لی۔ وہ ہمیشہ سے زیادہ خوف زدہ تھی..... شوٹرز کے حملوں سے زیادہ ہراساں تھی۔ نہیں..... نہیں، وہ غلط سوچ رہی تھی۔ دل مضطرب اندیشہ فردا سے لرز رہا تھا۔

وہ واپس ٹیبل پر آئی اور نمبرز کی فہرستوں کا جائزہ لیا۔ جو رگا اور لوئیس کے نمبرز عیاں تھے۔ کچھ دیر میں واہنش کالی کا نمبر بھی ٹریس ہو گیا۔ لارکن نے ری چیک کیا۔ اس کے بعد چھپیں صفحات میں ملا کر دیکھا۔ ہر مرتبہ اسے کامیابی ملی۔ وہ نشان لگاتی گئی۔ پھر نئے سرے سے آغاز کیا۔ اور وہ نمبر نوٹ کرنے شروع کیے جن پر کالی نے بات کی تھی۔ دوسرے صفحے کے نچلے حصے میں جو نمبر دیکھا وہ بے حد شگسا تھا۔ واہنش کالی نے کمپنی کے کارپوریٹ ہیڈ کو آرڈر کال کی تھی اور یہ لارکن کی کمپنی تھی..... بار کھلے کمپنی۔

لارکن کی نگاہ دھندلا گئی۔ اس نے خود کو روٹے ہوئے دیکھا۔ لیکن آنسو تھے نہ آہ و زاری۔ یوں لگا کہ کوئی اور رو رہا ہے اور وہ دیکھ رہی ہے۔

پائیک اور کول صحیح تھے۔ اس کا اپنا باپ ان لوگوں کے ساتھ ملوث تھا اور اب دونوں مصیبت میں تھے۔ خود وہ اور.....

واہنش کالی، لارکن کے ذریعے اس کے باپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ناکامی کی صورت میں سزا..... اس طرح یا دوسری طرح۔ واہنش کالی کا پلہ بھاری تھا۔

☆☆☆

سجری ٹی کی بالائی تینوں منزلوں پر سیاہ شیشوں کے پیچھے بار کھلے کمپنی کا قلعہ تھا۔ سچ گارڈز، سکیورٹی اسٹیشنز اور میٹل ڈیٹیکٹرز.....

پائیک خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے ادھر کا ارادہ کیوں کیا۔ لارکن کے سوا اور کوئی وجہ نہیں تھی۔ پہلی مذبحیٹر بدقلین سے ہوئی وہ بولا۔
”پائیک، کوئی ہتھیار نہیں ہونا چاہیے۔ میں مجبور ہوں۔“

پائیک نے کہا۔ ”بے فکر رہو۔“
اہلکاروں نے دونوں کے نام اور شناخت معلوم کی۔ کول نے پائیک سے کہا۔ ”اگر ہمیں ہنگامی حالت

میں نکلنا پڑا تو خاصی دشواری ہوگی۔“

ستمبر 2022ء

جی ہا ایہ کیونٹس بالکل سادہ ہیں کیونکہ آج کل میں چھٹی پر ہوں



”بس اس کی حفاظت کرو۔ میرا خیال ہے کہ یہ باسٹرز ہمیں کچھ خاص نہیں بتا رہے۔“ بڈ نے کہا اور دونوں کی ریسپشن تک رہنمائی کی۔ وہاں ایک عمر رسیدہ عورت بیٹھی تھی۔ اس نے بڈفلین کو پہچان کر اشارہ کیا۔ ”وہ یہاں ہے۔ کوئی مسئلہ چل رہا ہے۔“ بڈفلین نے آہستہ سے کہا۔

کول نے پائیک کو ٹھوکا دے کر سرگوشی کی۔ ”لفظ پہلے چل رہا ہے اور ہم بھی اسی وقت پہنچ گئے؟“

وہ بڈفلین کے پیچھے ایک کشادہ ہال میں پہنچے جو ایک آرٹ گیلری کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ قیمتی ملبوسات میں عورتوں اور مردوں کا ایک گروپ وہاں موجود تھا۔ پائیک کی نظر سیدھی بارکلی پر گئی۔ اس کا حلیہ بتا رہا تھا جیسے وہ ابھی بستر سے نکل کر وہاں پہنچا ہو۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ندوس تھا، آنکھوں میں سرخی تھی۔ انہیں دیکھ کر وہ چونکا اور بڈفلین کو گھور کے دیکھا۔

”مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم انہیں یہاں لا رہے ہو۔“ قبل اس کے کہ بڈفلین کچھ بولتا، پائیک نے چھٹ

پائیک نے اس کی بات کو لپیٹہ نہیں گردانا۔ وہ لارکن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جنہوں نے لارکن کو دکھ دیا وہ ان کو ترپانا چاہتا تھا۔ اس نے لارکن کی آنکھوں میں کرب و اذیت کو پڑھ لیا تھا۔ ایسا دکھ کوئی شیئر نہیں کر سکتا تھا اور وہ کبھی اس اذیت سے نکل نہ پائے گی۔ وہ دتے دار ان کو ترپتے، ہلکتے اور گڑگڑاتے دیکھنا چاہتا تھا۔

”تمہاری خاموشی غیر معمولی ہے۔ خود تمہارے لیے بھی۔“ کول نے تبصرہ کیا۔

”میں ٹھیک ہوں۔“

بڈفلین نے لابی میں ان کو دو وزیٹر پاس دیے جن پر بڈ نے دستخط کر دیے تھے۔ دونوں نے وہ کلمے میں لٹکا لیے۔ ”اوپر جانے سے پہلے اگر تم مجھے آنے کا مقصد بتا دو؟“

”نہیں۔“ پائیک نے بڈفلین کو جواب دیا۔ ایڈیشل ایلیوٹر کے ذریعے وہ ٹاپ فلور تک گئے۔ ایلیوٹر میں بڈ نے سوال کیا۔ ”اس کا کیا حال ہے؟“ ”زیادہ اچھا نہیں ہے۔“

کے پاس اسٹین ٹورم کی جانب سے آفر ہے۔
”میں ان معاملات پر توجہ نہیں دیتا۔ میرے آدمی دیکھتے ہیں۔“

”تمہارے آدمی، وکیل گورڈن؟“ پائیک نے طنزیہ انداز میں کہا۔ بار کلمے نے پیشانی سے بال ہٹائے۔
”گورڈن جا چکا ہے۔ میں دکھاتا ہوں۔“ وہ ہال نما آفس سے نکل کر اسٹین ٹورم کے آفس میں لے گیا۔ وہاں چند افراد فائلز اور کمپیوٹر کی چھان بین کر رہے تھے۔
”ہمارے خیال میں وہ گزشتہ شب نکل گیا۔ کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے۔ کوئی چیز غائب ہے۔“
بڈفلین نے رائے دی۔ ”چیپے کا مسئلہ؟“

”ہاں، غالباً ایسا ہے۔ لیکن دین میں ہیر پھیر ہے۔“
کول، گورڈن کی ڈیک پر گیا۔ وہاں دو آدمی اس کے کمپیوٹر پر کام کر رہے تھے۔ ”کیا وہ کوئی جانکاد خریدنے کے لیے اسٹین ٹورم کو استعمال کر سکتا ہے یا کر چکا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارے علم میں لائے بغیر؟“
”ہاں، اس کے پاس اختیارات تھے۔ میں اس پر بھروسہ کرتا تھا۔“

کول نے بلند آواز میں کہا۔ ”فون لاگ کس کے پاس ہے؟ کسی نے چیک کیا؟“
کاؤچ پر موجود دو عمر رسیدہ خواتین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ یوں جیسے جواب دیا جائے یا نہیں۔ لیکن نظر آ رہا تھا کہ کول اور پائیک مسٹر بار کلمے کے ساتھ ہیں یا بار کلمے ان کے ساتھ ہے۔ بالآخر ان میں زیادہ عمر والی نے ہاتھ بلند کیا۔ کول آگے گیا۔
”تین ہفتے پہلے کا کوئی بھی دن..... اس کا نمبر ملے گا۔“

”یس سر۔“ خاتون نے گورڈن کی کالز کا ریکارڈ نکالا اور صفحات پلٹنے شروع کیے۔ کول بھی شریک ہو گیا۔ ایک صفحے پر وہ رکا اور انگلی رکھی۔
”یہ وہی نمبر ہے جو ہم نے لوئیس کے فون سے ٹریس کیا تھا۔ واہش کالی۔“

پائیک، بار کلمے سے قریب تر ہو گیا۔ ”گورڈن نے مشورہ دیا تھا کہ واہش کے بارے میں لارکن سے جھوٹ بولا جائے؟“ اس کی آواز دھیمی تھی۔

بار کلمے نے سر کو مثبت جنبش دی۔ اچانک اسے ادراک ہوا کہ درحقیقت پائیک نے کیا پوچھا تھا۔ ”کیا گورڈن، واہش کے لیے مخبری کر رہا تھا جو ہر مرتبہ لارکن پر

کر بار کلمے کے حلقوم پر ہاتھ ڈال دیا اور اسے اٹھا کے ہال نما آفس کی دیوار سے لگایا۔ بڈفلین سمیت ہر ایک کے لیے یہ قطعی غیر متوقع تھا۔

”پائیک کیا پاگل ہو گئے ہو؟“ بڈفلین بوکھلا گیا۔
بڑ بازی سی پچی اور شاک میں آئے ہوئے افراد شور مچانے لگے۔ بڈفلین، بار کلمے کو چمڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پائیک نے بار کلمے کا گلا دباتے ہوئے کہا۔
”اسٹین ٹورم ریکل ہولڈنگ۔“

بار کلمے کی آنکھیں مزید لال ہو گئیں۔ وہ کھر کھراتی آواز میں بولا۔ ”مجھے نہیں معلوم، تم کیا چاہتے ہو؟“
بڈفلین نے پائیک کا بازو پکڑا ہوا تھا۔ وہ دہائیاں دے رہا تھا۔ ”اوہ گاڈ، تم چاہتے ہو کہ پولیس آجائے؟“
پائیک ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ بار کلمے اپنا گلا مل رہا تھا۔ اس نے کھانٹتے ہوئے فرش پر تھوکا۔ ”ایسا کیوں کیا۔ کس بات کا غصہ ہے؟“

اس کے روتھل نے پائیک کے ذہن میں حیرت کے عنصر کو بیدار کیا۔ کول، پائیک کے پہلو میں آیا۔ ”اسٹین ٹورم، بار کلمے گروپ کی ملکیت ہے۔ جو اس بلڈنگ کو خریدنے کی کوشش کر رہی ہے جہاں کنگز کی لاشیں دریافت ہوئی تھیں۔ وہی بلڈنگ جس کے قریب لارکن کا ایکسڈینٹ ہوا تھا۔ یعنی کنگز اور واہش کالی کے ساتھ بڈ بھیر ہوئی تھی۔“
وہ ابھی تک گلا سہلا رہا تھا۔ ”کیا بات کر رہے ہو؟“
ہاں اسٹین ٹورم میری ہے۔ لیکن تمہاری باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔“

پائیک گہری نظر سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے یہ سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئی کہ بار کلمے سچ بول رہا تھا۔ اس کا چہرہ، آنکھیں اور حرکات و سکنات بتا رہی تھیں۔
پائیک نے کہا۔ ”تم جانتے تھے کہ میٹس کی کہانی ایک جھوٹ تھا۔“

بار کلمے کے چہرے پر ندامت نظر آئی۔ اس نے شپٹا کر ادھر ادھر دیکھا۔ ”ہم سمجھے تھے کہ واہش کی نشاندہی نہیں کرنی چاہیے۔“
”کیوں؟“

”بتاتا ہوں۔“
بڈفلین غلغلہ انداز ہوا۔ ”جیسس، تمہیں واہش کے بارے میں علم تھا۔“ بڈ برافر وختہ نظر آیا۔

”جانکاد کی خریداری کا کیا معاملہ ہے؟“ کول نے کہا۔ ”ٹرسٹ کی ایگزیکوٹو سے میری بات ہوئی تھی۔ اس

بارکے اشارہ سمجھ گیا۔ "لارکن ٹھیک ہے؟"

"وہ ٹھیک ہے۔"

"کیا وہ جان گئی کہ میں نے اسے اندھیرے میں

رکھا؟"

"ہاں۔"

بارکے کارنگ بدل گیا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ "مجھے ملنا ہے۔ اسی وقت ملنا ہے۔"

☆☆☆

وہ لوگ ہمر (Hummer) اور لیکس میں روانہ ہوئے۔ ہڈلین ہمر ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ پنجر سیٹ پر پائیک اور عقب میں بارکے تھا۔ کول لیکس میں ان کے پیچھے اکیلا تھا۔ بارکے نے زیادہ وقت فون پر فوجی اور دکلا سے بات کرتے ہوئے گزارا۔ پائیک، ہڈلین کو بریف کر رہا تھا۔ خاص طور پر وہ معلومات جو اس نے جان شن کے ذریعے حاصل کی تھیں۔ ایکوے ڈور اور اسٹریٹ گینگ MS-13 کا بھی ذکر کیا۔ ہڈ نے اپنے ایک دوست کو فون کیا جو لاس اینجلس پولیس کے گینگ ہونٹ سے منسلک تھا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا لاس اینجلس کے MS-13 میں کارلوس نام کا کوئی آدمی ہے یا نہیں۔

پائیک اسے راستہ بتا رہا تھا جہاں لارکن کو رکھا تھا۔ وہ خفیہ پناہ گاہ پر پہنچے تو چھوٹے سے گھر کے قریب پائیک نے آرمنین بھائیوں کی بی، ایم ڈیوڈ کیسی۔ وہ دونوں کار چکانے میں مشغول تھے۔ ہاتھ روک کر انہوں نے ہمر اور لیکس کو آگے پیچھے رکھتے دیکھا۔ پائیک کی ملاقات دونوں بھائیوں سے اس وقت ہوئی تھی جب لارکن اچانک گھر سے نکل کر ڈانس کرنے کلب چلی گئی تھی۔ پائیک نے تلاشی کے بعد باہر آ کر دونوں آرمنین بھائیوں سے پوچھ گچھ کی تھی۔ لارکن کو اس نے بہن بتایا تھا۔ جس کا بظاہر ان دونوں نے یقین نہیں کیا تھا۔

"یہاں ٹھہرے ہو۔" بارکے نے کہا۔ "یقیناً لارکن نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہوگا۔"

پائیک جواب دیے بغیر اتر گیا۔ کول اتر کے آیا تو دونوں آگے بڑھے۔ پائیک نے دروازہ زور سے بجایا۔

"میں ہوں۔" اس نے بلند آواز میں کہا۔ اور دروازے کو دھکا دیا۔ دروازہ کھلا اور وہ سمجھ گیا کہ وہ ایک خالی مکان میں ہے۔ کول، ہڈ اور بارکے پورچ میں تھے۔

"لارکن؟" پائیک نے اس کا نام پکارا۔ "پھر تر چھا ہو کر کول پر نظر ڈالی۔ بارکے نے بھی نیکی کا نام لیا۔ کول،

بروقت غیر متوقع حملہ ہوتا رہا۔

ہڈلین معا خود کو بیمار محسوس کرنے لگا۔ بارکے کا بھی یہی حال تھا۔ وہ اچانک مڑا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ دونوں ہاتھ فضا میں پھینکے۔ سب متوجہ ہوئے لیکن ایک شخص جس کے چہرے پر عینک تھی حرکت میں آیا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ وہ فوراً ہی واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ہیز کا گلاس تھا۔

"آئی ایم سوری۔" بارکے نے گلاس لے کر کہا۔ پائیک نے اسے افسردہ دیکھا، پائیک اس کی اداسی پر پُر ملال تھا۔

"واہش نے کنگ کے ساتھ ایک سو بیس ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی تھی۔ ایک سو بیس ملین ساٹھ ملین ایکوے ڈور کی ڈرگ کارٹیل کے تھے اور ساٹھ ملین اس نے اپنے ذرائع سے لگائے تھے۔ ڈیل میں کنگ بروکر تھا دوسری طرف دہشت گرد۔ کنگ نے سوچا کہ رقم یا بقیات جات کے لیے وہ لوگ تمہاری طرف آئیں گے۔"

"میری طرف کوئی نہیں آیا۔ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔" بارکے نے لاطینی کا اظہار کیا۔

"تم نہیں، تمہاری کپڑی۔ اور کمپنی کا مطلب گورڈن۔"

کول نے اضافہ کیا۔ "انہیں جامدادی خریداری کے لیے دو سو ملین درکار تھے۔ غالباً گورڈن نے منصوبہ بنایا کہ بقیر رقم وہ تمہاری کمپنی سے نکالے گا۔ یا پھر سودے بازی کے لیے کمپنی کی ساکھ کو استعمال کرے گا۔ لیکن کنگ کے ساتھ سرمایہ کار کے طور پر نہیں۔ اسے ضرورت تھی کہ وہ خریداری تمہاری کمپنی کے ذریعے کرے یوں حقیقت چھپی رہے گی کہ اصل میں وہ کیا کر رہا ہے۔ لہذا کنگ نے اسے واہش کے ایک سو بیس ملین ڈالر گورڈن کو دیے لیکن گورڈن ایک سو بیس کو دو سو تک لے جانے میں ناکام رہا۔ شاید واہش کالی ہڈک گیا، وقت زیادہ لگ چکا تھا۔ اسے اپنی رقم واپس چاہیے تھی۔ گورڈن نے ممکنہ طور پر تمہیں الزام دیا۔"

بارکے ایسے کتے کے مانند سن رہا تھا جسے لات پڑنے والی ہو۔ سب سن رہے تھے۔

"دیگر دکلا نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ پولیس اور بینکنگ کمیشن کو کال کروں اور یہاں فورٹک اکاؤنٹس کی ضرورت بھی ہے۔" بارکے نے کہا۔

پائیک نے کہا۔ "تمہیں اس سے بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔ واہش اپنی رقم نہیں چھوڑے گا۔"

کیا۔ شناسا نمبر نہیں تھا۔ تاہم اس نے کال وصول کی۔

”مجھے اپنا پیسا چاہیے۔“

پائیک لہجہ پہچان گیا۔ آواز وہ پہلے بھی سن چکا تھا جب وہ میٹھ کے پیچھے تھا۔ جبکہ میٹھ سرے سے ناپید تھا۔ کال واٹش کالی نے کی تھی۔

☆☆☆

پائیک کا دل زور سے دھڑکا۔ لیکن نہ صرف اس نے خود کو قابو میں رکھا بلکہ آواز بھی متوازن تھی۔ فون بار کلمے کو جانا چاہیے تھا، اسے کیوں کیا گیا؟ ایک لمحے کے لیے سوال نے سراٹھایا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ واٹش کو احساس ہو کہ وہ ہراساں ہے۔

”میری دوست زندہ ہے اور اسے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا ہے؟“

”فی الحال ایسا ہے۔ آگے کا پتا نہیں۔“ کالی نے جواب دیا۔ ”میں کس کے ساتھ بات کر رہا ہوں؟“

پائیک اس سوال پر پھر چونکا تھا۔ اس نے کول کو اشارے سے بتایا کہ فون پر کون ہے۔ ساتھ ہی وہ مکان کی طرف لپکا۔ قلم اور کاغذ لازم تھے۔ گھبراہٹ اور غلطیوں کا نتیجہ لارکن کی موت کی شکل میں سامنے آتا۔

پائیک نے کہا۔ ”میری بات کراؤ۔“ اندر پہنچ کر وہ سیدھا نیپل پر گیا اور کال کرنے والے کا نمبر نوٹ کیا۔

واٹش برہم ہو گیا۔ ”وہ ٹھیک ہے۔ مجھے پیسا نہیں ملا تو اسے بار دوں گا۔“

”مجھے اس کی زندگی کا ثبوت نہیں ملا تو فون بند کر دوں گا۔“

کول نے خوف محسوس کیا۔ اس طرح، ایسے حالات میں، پائیک ہی ایسا انداز اپنا سکتا تھا۔

”فون اسے دو۔“ پائیک نے کہا۔ کول اور بار کلمے بھی اس کے پیچھے مکان میں آ گئے تھے۔

”کیا لارکن کی بات ہے؟ وہ زندہ ہے؟“ بار کلمے بدحواس تھا۔ پائیک نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کیا۔

کول نے اپنا ہاتھ بار کلمے کے منہ پر رکھ دیا۔

”میں فون بند کر دوں گا۔“ پائیک نے پھر کہا۔ کول شپٹا گیا۔

پائیک کی حیات، سماعت میں سمٹ گئی تھیں۔ وہ دوسری جانب کی دیگر آوازیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

پائیک نے ایک ہاتھ سے اپنا دوسرا کان بند کر دیا۔ لیکن ایسی آواز سنائی نہ دی جس سے وہ لوکیشن کا اندازہ لگا

پائیک کے قریب آیا اور دونوں الگ ہو گئے۔ کول کچن کی طرف اور پائیک کمرے کی جانب..... پھر ہاتھ روم۔ لارکن کی اشیاء اور استعمال کی چیزیں جوں کی توں تھیں۔ کھٹکشی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ دو دن پہلے بھی وہ اسی طرح غائب ہو گئی تھی۔

پائیک نے باہر کا رخ کیا تب ہی آواز آئی۔

”یو، برو! برو!“

ان دونوں میں سے ایک بھائی مکان کے سامنے تھا۔ پائیک کی چھٹی حس پھڑکی۔ ”لڑکے نے کچھ دیکھا ہے اور جو دیکھا ہے وہ اچھا نہیں ہے۔“

”سب یہاں ٹھیک ہے، یو؟ مونا، او کے؟“

”وہ یہاں نہیں ہے۔ تم نے کیا دیکھا ہے؟“

”وہ اس کے ساتھ چلی گئی۔“

”کس کے ساتھ؟“

”وہ ٹھیک لگ رہی تھی، یو۔ وہ ان کے ساتھ آرام سے کار میں بیٹھ گئی تھی۔“

”کتنی دیر پہلے؟“ پائیک نے سوال کیا۔

”شاید آدھا گھنٹا۔ برو، کیا ہوا؟“

”تم دونوں نے انہیں ٹھیک طرح دیکھا تھا؟“

”یو، یو..... وہ لاطینی تھے، ایک سفید فام۔“

”کار کا نمبر؟ کون سی کار تھی؟“

”سوری برو.....“ تاہم کار کا حلیہ اس نے بتا دیا۔ پائیک نے واٹش کا انٹر پول والا فون نکالا۔

”یہ آدمی تھا؟“

”نہیں برو۔“

”کیسے؟ کیونکر؟“ کول نے سوال اٹھایا۔

پائیک کو ناگامی کا احساس ہوا۔ خیال ڈانس کلب کی طرف گیا۔ شاید وہاں لارکن کو دیکھ لیا گیا تھا۔ بعد میں وہ اسے کھو بیٹھے۔

بار کلمے نے پورچ سے آواز لگائی۔ ”کوئی بتا سکتا ہے اس کے بارے میں؟“

پائیک نے آنکھیں بند کر لیں۔ پانچ دن سے وہ اس کے پاس تھی۔ اب وہ اسے کھو بیٹھا تھا۔ وہ جا چکی تھی۔ نہیں اسے لے جایا گیا تھا۔ ایک ہی بات تھی۔ لارکن کو زہر بار کلمے

وہاں نہیں تھی۔ کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ پائیک نے آنکھیں کھول دیں۔

”ہم ڈھونڈ لیں گے۔“ کول نے کہا۔

دفعتاً پائیک کا سیل فون جاگا۔ پائیک نے نمبر چیک

بہترین تحریریں، لاجواب رد واد اور
اعلیٰ داستانیں پڑھنے والوں کے لیے
سرگزشت کا مطالعہ ضروری ہے

کراچی
سرگزشت
ماہنامہ

24 ستمبر 2022
کی جگہ

توان

اسلام کی حنا طسرا کا لاپانی کی
سزا بھگتنے والے کا احوال زیست

یادوں کا سفر

اس شاعر کا زندگی نامہ جس کا
حنا ندان حب الوطنی کی پہچان ہے

سیما نون کا زوال

فلسوں کی نمائش کے لیے
سینما ہال ضروری ہے جواب نہ رہا

بے رحم

ایک ایسی سچ بیانی جو آنکھیں کھول
دے گی کہ ہمارے ہاں ایسے رسوم رائج ہے

روشنی کے حلقہ

اغوا شدہ بہن کے تعاقب میں سرگرداں
بھائی کی طویل کہانی دو سیاہ

وہ سب کچھ جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں
آپ کو پڑھنا چاہیے

سکتا۔ پھر لارکن لائن پر آگئی۔ "جو....." اس نے پائیک
کے نام کا پہلا حصہ استعمال کیا۔ بظاہر اس کی آواز نارمل تھی۔
"میں آ رہا ہوں۔"
"آئی ایم او کے....."

بعد ازاں فون اس سے چھین لیا گیا۔ پھر وہ چیخی تھی۔
چچ اوجھری رہ گئی۔ یقیناً کسی نے اس کا منہ بند کر دیا تھا۔
واپس لائن پر آیا۔

"اب تم خوش ہو؟ وہ زندہ ہے۔ یہی چاہتے تھے؟"
پائیک ہلکیا یا۔ آواز کو متوازن رکھنا مزید مشکل ہو
گیا۔

"ہاں، وہ زندہ رہی تو ہم بات کریں گے۔"

"میں کس سے بات کر رہا ہوں؟"

"میں اس کا باڈی گارڈ ہوں۔"

"مجھے اس کے باپ سے بات کرنی ہے۔" اس نے

مطالبہ کیا۔

پائیک اس کی دونوں باتیں سمجھنے سے قاصر رہا۔ کیا وہ
نہیں جانتا کہ اس نے کسے کال کی ہے۔ لارکن نے اسے
"جو" کیوں کہا۔ واپس کو کیا بتا کہ بار کھلے وہاں تھا۔
پائیک کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔

"تم صرف مجھ سے بات کر سکتے ہو۔ ہر بات
میرے ذریعے سے آگے جاتی ہے۔"

"ٹھیک ہے، یوں ہی سہی۔ اس کا باپ رقم ٹرانسفر
کرے گا۔ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ میں اکاؤنٹ نمبر اور رسائی
کا کوڈ دوں گا۔"

"رک جاؤ..... سنو..... تمہاری رقم وکیل گورڈن کے
پاس ہے۔ اس نے پیسا ملک سے باہر بھیج دیا ہے اور ہم نہیں
جانتے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔"

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔" واپس نے بے نیازی سے
کہا۔ اسی وقت اچانک بیرونی دروازہ کھلا اور بدلتین
دنگنا ہوا اندر آیا۔ گول نے پھرتی سے اسے خاموشی کا
اشارہ کیا۔ اس نے منہ نہیں کھولا لیکن ٹیبل کی طرف بھاگا اور
کچھ لکھنے لگا۔ پائیک دیکھ رہا تھا لیکن اس کی توجہ کال پر تھی۔
"ڈیل گورڈن نے کی تھی۔ بار کھلے بے خبر تھا اس کا
کوئی تعلق نہیں۔"

"وہ پیسا میرا نہیں ہے۔ خطرناک لوگوں نے
بھروسے پر میرے حوالے کیا تھا..... مجھے بڑھا کر واپس
کرنا تھا۔ انہیں پروا نہیں ہے کہ پیسا کون واپس کرے
گا..... کہاں سے آئے گا۔"

سناؤ۔

پائیک نے نمبر لکھے اور پڑھ کر سنایا۔
”گڈ، دو گھنٹے میں رقم ٹرانسفر نہ ہوئی تو لڑکی کا ہاتھ
کاٹ دوں گا۔ اور تیس منٹ بعد اس کا سر۔ اس کے بعد ہم
کبھی بات نہیں کریں گے۔“

”واہش.....“

لیکن رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ بڈ دوسرے کمرے میں
تھا۔ کول اور بار کھے، پائیک کو تک رہے تھے۔
پائیک نے صورت حال دونوں کے گوش گزار کر
دی۔

بار کھے کا ڈیج پر گویا گر سا گیا۔ چہرے پر مایوسی تھی۔
”اس نے خود کو اس کے حوالے کر دیا؟“ بار کھے کی
آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی۔

”تمہارے لیے..... تمہیں بچانے کے لیے۔ اس
نے یہ بھی سوچا ہو گا کہ شاید میں اس طرح واہش تک جا
پہنچوں۔“

”ٹھیک ہے پیسے میں دوں گا۔ دو گھنٹے میں ممکن نہیں
ہے۔ لیکن میں کر لوں گا۔ اسے فون کرو۔“
”پیسہ حل نہیں ہے۔“ کول نے کہا۔ ”ادائیگی کرنا
عقلمندی نہیں ہے۔ رقم ملتے ہی وہ اسے ہلاک کر دے گا۔“
”اسے رقم چاہیے، میں دے سکتا ہوں۔ اور کیا کیا جا
سکتا ہے؟“

”اسے تلاش کرنا پڑے گا۔“ کول نے کہا۔
بڈ فلین بات ختم کر کے ان کے پاس آ گیا تھا۔
”MS-13 سے کام بن سکتا ہے۔ گینگ کے دو افراد سے
رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک قید میں ہے۔ لیکن دوسرا برسوں
سے جنوبی امریکا سے یہاں منشیات پہنچا رہا ہے۔ کارلوں
ماراٹو کی بات کر رہا ہوں۔“ مارا ”گروپ جس علاقے کو
کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے پڑوس کے مرکز میں کارلوں رہتا
ہے۔ اس تک پہنچنا دشوار ہے اور تعاون پر آمادہ کرنا دشوار
تر۔“

پائیک باخبر تھا کہ بڈ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وقت کم تھا اور
کسی کیٹکسٹر تک اس کے علاقے میں پہنچنا پیچیدہ عمل تھا۔ ان
کی دنیا میں پرائڈ اور فیملی ہی سب سے اوپر ہوتے ہیں۔
لاٹینی کیٹکسٹر اپنے دوستوں سے دغا نہیں کرتے۔

اس وقت رفتار زندگی تھی۔
پائیک نے کہا۔ ”ممکن تو ہے اگر صحیح بندہ چنا جائے۔“
بڈ کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پائیک نے تجویز یہ کیا۔ واہش غلطی کر رہا تھا۔ اس قسم
کے مذاکرات میں یہ غلطی لے ڈالتی ہے۔ وہ ضرورت سے
زیادہ بول رہا تھا۔ وہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا
تھا۔ مطلب یہ کہ اسے احساس تھا کہ وہ کمانڈنگ پوزیشن
میں نہیں ہے۔ پائیک پہلے غلطی پر تھا۔ واہش اور اس کے
شوٹرز نے کبھی بھی لارکن کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی
تھی۔ وہ اسے صرف اغوا کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ اس کے
ذریعے پیسا نکلوا یا جائے۔ پیسا جن کا تھا ان سے خود واہش
کی زندگی کو خطرہ تھا۔ واہش اپنی جان بچانے کی کوشش
کر رہا تھا۔ واہش کا یہی خوف پائیک کی مدد کر سکتا تھا۔
پائیک وقت حاصل کر کے اسے دوسری غلطی پر مجبور کر سکتا
تھا۔

بڈ نے جو لکھا تھا وہ پائیک کی آنکھوں کے سامنے کیا۔
مختصر جملہ تھا۔ جو کہہ رہا تھا کہ لارکن نے پڑوسی کے فون سے
واہش کو کال کی تھی۔

پائیک کے جڑے بھج گئے۔ وہ سمجھ گیا، بے وقوف
لڑکی نے کیا کر دیا تھا۔ واہش وہاں کیسے پہنچا تھا.....
پائیک، بار کھے کو دیکھ رہا تھا۔
”واہش، اس کا باپ بہت محبت کرتا ہے بیٹی سے۔
اور بیٹی اس کی پرستش کرتی ہے۔ ہم یہ مسئلہ حل کر لیں
گے۔“

بڈ فلین کے سل فون کی موسیقی ابھری۔ وہ منہ کو
ڈھانپتا ہوا تیزی سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔
”ہم مل کر حل نکالتے ہیں، ٹرانسفر ہو جائے گا۔ مجھے
بتاؤ کہ ہم کہاں ملیں؟“

واہش ہنسنے لگا۔ ”کیا کیش لاؤ گے؟ ٹرک میں بھر
کر؟ بار کھے سے کہہ دو کہ پیسا ٹرانسفر ہوتے ہی میں لڑکی کو
رہا کر دوں گا۔“
”وہ احمق نہیں ہے۔ بیٹی کو حاصل کیے بغیر ٹرانسفر نہیں
کرے گا۔“

”ایسی صورت میں ہم دونوں ہی محروم رہیں گے۔
دونوں کو نقصان پہنچے گا۔“

پائیک اسے دیر تک لائن پر رکھنا چاہتا تھا۔ اگر ملنے
پر تیار نہ ہوا تو خود سراغ لگانا پڑے گا۔
”ٹھیک ہے میں بار کھے سے بات کروں گا۔ وہ بیٹی
کو محفوظ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ نہیں بتا سکتا کہ اسے قائل کرنے
میں کتنا وقت لگے گا۔“

واہش نے بات کاٹی۔ ”نمبرز لکھو پھر پڑھ کر مجھے

خونس محافظ

نے باڈی گارڈ کو اشارہ کیا۔ ڈرائیور اور باڈی گارڈ نے دائیں بائیں سے اس کا بازو تھاما۔ اور پائیک کی توقع کے برخلاف وہ لنکن میں بیٹھنے کے بجائے سائڈ واک پر چلنے لگے۔ فرینک نے پائیک کی طرف دیکھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ وہ یہی سمجھا کہ کارلوں آس پاس ہے۔ بہت جلد وہ ایک مکان کے سامنے رکے۔ ایک بٹے کئے آدمی نے دروازہ کھولا۔ اس کا قد لمبا نہیں تھا لیکن جسم چوڑا تھا۔ سینہ ویٹ لٹرز کے مانند تھا۔ بازوؤں پر لیٹوز کے نشان تھے۔ اس نے پائیک کا ہاتھ لیا پھر فرینک کو دیکھا اور دروازہ پورا کھول دیا۔

”سر، میرے گھر میں خوش آمدید۔ میرا نام آلدو سانز ہے۔ میری ماں نے مونویا کے کزن سے شادی کی تھی۔“ فرینک نے گرجوٹی سے ہاتھ ملایا۔ ”شکریہ مسٹر سانز، تم نے مجھے عزت کے قابل سمجھا.....“

پائیک ان کے پیچھے چھوٹے سے لیونگ روم میں آ گیا۔ یہ جگہ گھر جیسی تھی۔ دیواروں پر بچوں اور بڑوں کے فوٹو آویزاں تھے۔ ان میں ایک آدمی مرین کور کی یونیفارم میں تھا۔ پائیک نے گنا۔ وہاں چھ آدمی بیٹھے تھے۔ پائیک کے پیچھے ہی سب کی آنکھیں اس پر جم گئیں۔ پائیک نے محسوس کیا جیسے ان میں سے دونوں ہو گئے تھے۔ آلدو سانز نے فرینک کو کرسی پیش کی۔ پہلے فرینک نے اپنا تعارف کرایا۔ حالانکہ یہ غیر ضروری تھا۔ پائیک خاموش رہا۔ پھر اس نے پائیک کو قریب بلا کر اس کا ہاتھ پکڑا۔

”یہ میرا دوست ہے۔“ وہ بولا۔ ”جب میری بیٹی کا مرڈر ہوا تھا تب اس آدمی نے اس جانور کو پکڑا تھا۔ یہ میزے دل کے قریب ہے..... بیٹے جیسا ہے۔ اس کی مدد کرنا میری مدد کرنے کے مترادف ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم لوگ یہ بات سمجھ لو۔ اب بتاؤ کیا میں مسٹر مارٹو سے بات کر سکتا ہوں؟“

سانز نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ جوان تھا۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہیں تھی۔ بارسوخ طاقتور افراد کے حکم پر مارا تو وہاں تھا۔ وہ لوگ ضرورت پڑنے پر آدمی کو بیمار کتے کی طرح ہلاک کر دینے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ کارلوں مارا تو تباہ کا شکار ہو گیا۔ فرینک نے کہا۔

”کارلوں مارا تو آف مارا سلواٹرا؟“

کارلوں کی آنکھیں کمرے میں گھوم گئیں۔ وہ بظاہر خوف زدہ نظر آیا لیکن پائیک جانتا تھا کہ کارلوں خود کو لڑنے کے لیے تیار کر رہا ہے..... ضرورت پڑنے پر۔

بالآخر وہ بولا۔ ”میں کارلوں مارا تو ہوں۔“

کول نے کہا۔ ”فرینک گارشا۔ ہاں وہ کر سکتا ہے۔“

☆☆☆

وہ روانہ ہو گئے۔ کار میں ہی فرینک کو فون کر دیا تھا۔ بار کلمے ضد کر کے ساتھ مل گیا۔ اس کی بیٹی کا معاملہ تھا۔ وہ بوائل ہائٹس اور سٹی ٹیرس کے درمیان تنگ سڑک پر تھے۔ وہ مخصوص علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔ چھوٹے چھوٹے مکان ایک جیسے تھے۔ پائیک کو اندازہ تھا کہ بد فلیٹن نروس ہے۔ وہاں مختلف جگہوں پر جارح مزاج کرخت تاثرات والے مرد گرد و پس کی شکل میں موجود تھے۔ چاروں میں سے کوئی گاڑیوں سے باہر نہیں نکلا۔

کول نے بار کلمے سے کہا۔ ”ایسے بنے رہو جیسے ٹی وی دیکھ رہے ہو۔“

ایک سیاہ رنگ کی لنکن دور سڑک کے کونے سے نمودار ہوئی۔ دھیمی رفتار سے وہ ان کی جانب آرہی تھی۔ لنکن کو دیکھ کر سڑک پر موجود گروپ سرگوشیاں کرنے لگے۔ ہر اور ایکس کی طرف سے وہ غافل نہیں تھے۔ پائیک سوچ رہا تھا کہ ایک مشکل مرحلہ سامنے ہے۔ بڈ نے پائیک کی طرف دیکھا لیکن پائیک نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔

کول نے بار کلمے کو بتایا کہ فرینک اب بوڑھا ہو چکا ہے۔ یہاں کے بہت سے لڑکے حالت اسیری میں ہیں۔ فرینک ان کی فیملیز کا خرچہ اٹھاتا ہے۔ یہ لوگ فرینک گارشا کو پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ لنکن عین سامنے ہر سے منہ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔

”پائیک تم اس کو کیسے جانتے ہو؟“ بار کلمے نے سوال کیا۔

پائیک دروازہ کھول کے باہر نکل گیا۔ وہ ماضی میں جب پٹرول آفیسر تھا تو برسوں پہلے فرینک سے ملا تھا۔ اس وقت فرینک کی بیٹی کا مرڈر ہوا تھا۔ پائیک اور کول نے مل کر قاتل کو پکڑا تھا۔ پائیک نے فرینک کے باہر آنے کا انتظار کیا۔ وہ گاڑی سے باہر آیا تو نو سو سالہ ضعیف بوڑھا لنگ رہا تھا۔ سر پر تھوڑے سے سفید بال تھے۔ جلد لنگ رہی تھی۔ ایک آدمی نے اسے سہارا دیا تھا۔ اگرچہ وہ خود قدم اٹھا رہا تھا۔ وہ پائیک کو دیکھ کر مسکرایا۔

”ہیلو، مائی ہارٹ۔“

پائیک ہاتھ تھام کر جوابا مسکرایا۔ پھر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ رکی لیکن دوستانہ مکالموں کے بعد پائیک نے کارلوں کے بارے میں استفسار کیا۔

فرینک گارشا ایک بوڑھا لیکن ہوشیار آدمی تھا۔ اس

”یہ آدمی میرا بیٹا ہے۔“ فریک نے پائیک کا ہاتھ دبایا۔ یہ کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ یہاں گھر کے افراد کے سامنے۔ میں سمجھتا ہوں یہ حساس معاملات ہوتے ہیں۔ ہم گول مول بات نہیں کریں۔ سیدھے سوالات۔ ”بوڑھے آدمی نے پائیک کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ”پوچھو۔“

پائیک نے کارلوس کو دیکھا۔ ”واپس کالی کہاں ملے گا؟“

کارلوس کی آنکھیں سڑکنیں۔ اس نے دھیرے سے انکار میں سر ہلایا۔

”تو آئیڈیا۔ کون ہے وہ؟“

پائیک نے واپس کالی کو فونو کال کے آگے بڑھایا۔ کارلوس نے فونو نہیں لیا۔ مطلب وہ کالی کو جانتا تھا۔ ”تمہارے بندے ایسٹ بان بیرن کے ساتھ دھندا کرتے ہیں۔ تم ایک دوست کی مدد کر رہے ہو۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔“ پائیک نے کہا۔ کارلوس برہم دکھائی دیا۔

”ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ تمہارا تعلق پولیس سے ہے۔ مجھے کچھ نہیں معلوم۔“

سانز نے ہاتھ چوڑے سینے پر باندھ لیے۔ وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پائیک نے بھی تاڑ لیا۔

”تم یہاں میرے مہمان ہو۔“ سانز نے کارلوس کو مخاطب کیا۔ ”مہمان کی حیثیت سے تم عزت کے مستحق ہو لیکن میرے گھر میں مسافر فریک کی توہین مت کرو۔“

”میرا ایسا کوئی عندیہ نہیں..... لیکن میرا گردن برسوں سے بیرن کے ساتھ منافع بخش کاروبار کر رہا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا احسان ہے جو ہم اس کے کہنے پر کر رہے ہیں۔“

واپس کالی، بیرن آپس میں دوست ہیں۔ لیکن بات صرف اتنی نہیں ہے۔“ پائیک نے انٹر پول شیٹ سانز کے حوالے کی۔ سانز نے شیٹ کا نیچے تک جائزہ لیا۔ اس کی پیشانی پر ہل پرچھنے لگے۔

”کیا مطلب؟ یہ دہشت گردوں کی واپس لسٹ ہے؟ اس میں یہاں کے بھی چند نام ہیں۔ کالی سب سے اوپر ہے؟“

فریک، پائیک کے سہارے کھڑا ہو گیا۔ ”مطلب وہ ہمارا دشمن ہے۔ وہ ان لوگوں کو رقم فراہم کرتا ہے جو ہمیں مارنا چاہتے ہیں۔ بیرن نے اس لیے کارلوس کو یہاں پہنچا دیا کہ اس کے ذریعے واپس تک نہ پہنچا جاسکے۔ کارلوس کے علاوہ چند اور بھی باخبر ہوں گے۔ لیکن اصل بات یہ لسٹ ہے۔ خود وہ لاس اینجلس میں مزے کر رہا ہے۔“

سانز خاموش تھا۔ اس کا سینہ اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ اس نے شیٹ قریب ترین آدمی کو پکڑا دی۔ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ منتقل ہوئی، شیٹ کارلوس تک پہنچی۔

سانز نے کھٹکھار کے گلا صاف کیا۔ فریک کو دیکھا۔ ”معاف کیجیے، مجھ نہ منائے گا۔ ایک منٹ دیں گے؟“

باڈی گارڈ اور ڈرائیور فریک کو لے کر باہر چلے گئے۔ پائیک بھی ان کے پیچھے تھا۔ ابھی وہ کار تک پہنچے نہ تھے کہ سانز نے انہیں آلیا۔

واپس کالی کی خبر دے کر وہ واپس چلا گیا۔

☆☆☆

گلینڈل فری دے جہاں ایل اے ریور سے ملتا ہے وہیں قریب میں وہ چھوٹا سا گھر تھا۔

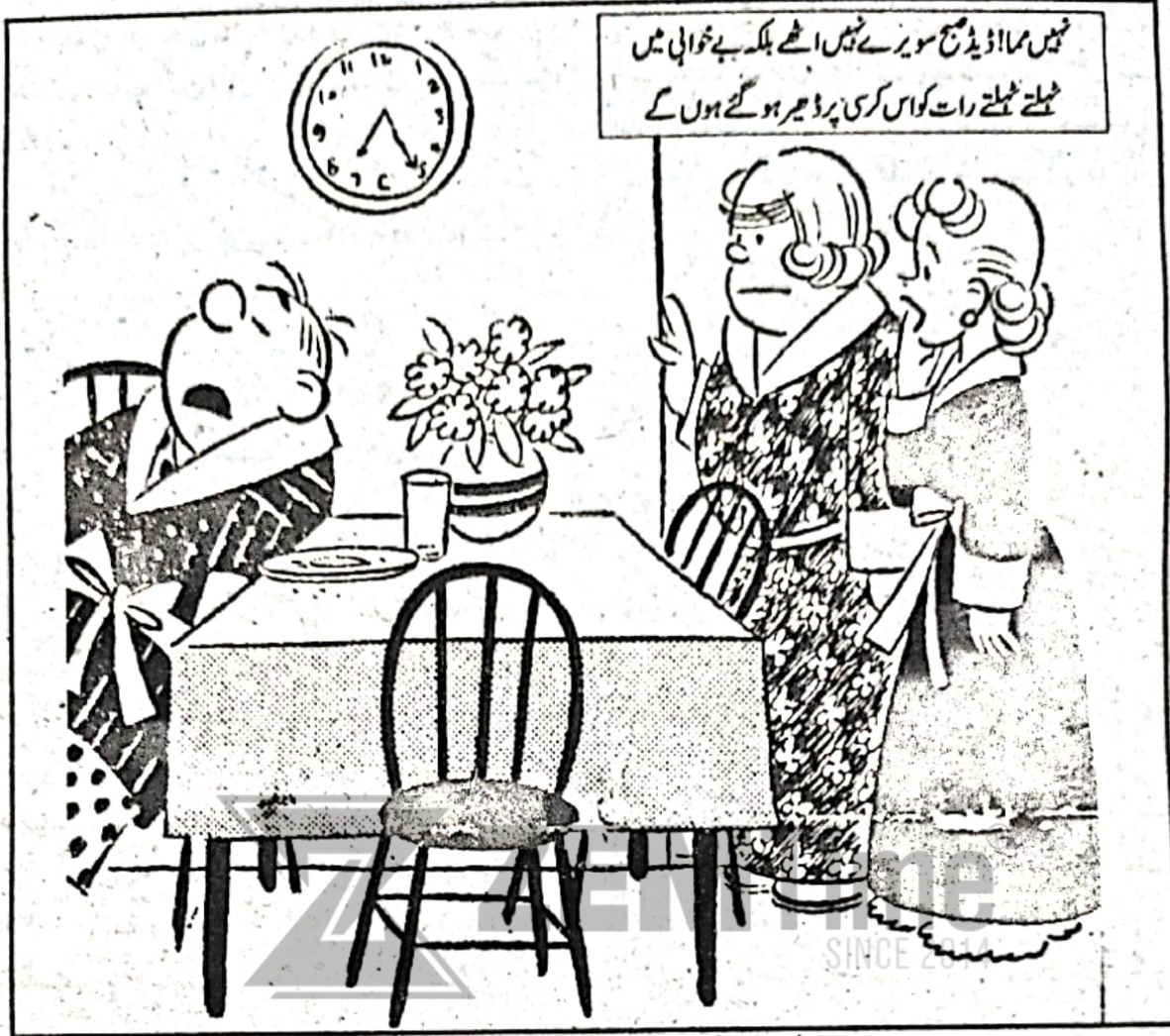
”ممکن ہے وہ کہیں اور چلا گیا ہو۔“ بار کلمے نے خدشے کا اظہار کیا۔

”ایسی صورت میں سانز کے گھر میں آج کی رات کارلوس کے لیے مصیبت بن جائے گی کہ اس نے جھوٹ بولا۔“ پائیک نے کہا۔ علاقہ اونچا نیچا تھا۔ گھروں کے آس پاس زیتون اور بتول کے درخت بھی تھے۔ بد فطرتی لاس اینجلس پولیس کو بلا نے کی رائے دی۔

”پہلے یہ دیکھنا ہے کہ لارکن ہے یا نہیں۔“ پائیک نے کہا۔

”کیا کرو گے؟“

”تم لوگ اسٹریٹ پر رہو۔ میں جاتا ہوں۔ کال کر دوں گا۔“ پائیک پہاڑی علاقے میں داخل ہو گیا۔ اس کا رخ ٹارگٹ کے پڑوس کی ڈرائیوے کی طرف تھا۔ وہ گھر قدرے بلندی پر تھا۔ اس کے برابر میں مزید اونچا گھر تھا۔ پائیک محتاط تھا۔ وہ گھر کی دیوار کے ساتھ عقب میں چلا گیا۔ اس نے صبر کے ساتھ بیک یارڈ کے خالی ہونے کا یقین کیا۔ دیوار پھاندا کر وہ اندر چلا گیا۔ اس کی تمام حسیات پوری طرح بیدار تھیں۔ وحیدہ اور طویل کھیل کا کلا میکس سر پر تھا۔ بیک یارڈ میں تین ناریں کے درخت تھے۔ وہ درختوں میں ساکت کھڑا غور کر رہا تھا۔ یقین پختہ ہوتا گیا کہ گھر خالی تھا یا مکین باہر گئے ہوئے۔ تاہم اس نے رسک نہیں لیا اور پائپ کے سہارے چھت پر پہنچ گیا۔ دوسرے پڑوسی پر بھی اس کی نظر تھی۔ اوپر پہنچ کر وہ دبک گیا۔ کونے میں اسٹور نما چھوٹی کوشٹری تھی۔ قسمت یاوری کر رہی تھی۔ وہ جھکا جھکا کوشٹری کے دروازے پر پہنچا۔ کنڈی میں تالا نہیں تھا۔ احتیاط سے کنڈی کھول کر وہ اندر گیا۔ کوشٹری میں دائیں بائیں دیواروں



کر مکان کے عقب میں دیکھا۔ اسے دو شیشے نظر آئے، ایک کھڑکی میں اور دوسرا سلاٹنگ گلاس ڈور تھا۔ گلاس ڈور کے پیچھے لارکن فرش پر بیٹھی تھی۔ ایک آدمی اس کے پاس سے گزر کر مکان کے سامنے والے حصے کی طرف گیا۔ وہ واہنش نہیں تھا۔ پائیک نے اندازہ لگایا کہ واہنش کو ملا کر کم از کم چھ آدمی وہاں تھے۔ تین کو وہ دیکھ چکا تھا۔

لارکن کو دیکھ کر اس نے اطمینان کی گہری سانس لی۔ لارکن نے دونوں گھٹنے جوڑے ہوئے تھے۔ ہاتھ کمر کے پیچھے تھے۔ کمر خالی تھا۔ غالباً اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے لیکن وہ غیر آرام دہ یا زخمی حالت میں نہیں تھی۔ اس کا سر اٹھا ہوا اور آنکھیں کھلی تھیں۔ پائیک کو وہ بے خوف نظر آئی۔ وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔ بات کرنے والا پائیک کی نگاہ کی دسترس سے باہر تھا۔ لارکن غصے میں تھی۔ پائیک نے سر نیچے کیا اور مٹی پر پیٹھ کے بل لیٹ گیا۔ تم ایک بہادر لڑکی ہو۔ وہ بڑبڑایا۔ اس نے فون نکال کر واہنش کو کال کی۔

”ییس؟“

”وہ رقم ٹرانسفر کرنے والا ہے۔“ پائیک نے کہا۔

”وہ سمجھدار ہے۔ اس نے درست فیصلہ کیا ہے۔“

میں جالی نما۔ براخ تھے۔ اس نے دائیں طرف کی جالی سے آنکھ لگائی۔ واہنش کا گھر جزوی طور پر سامنے تھا۔ ایک کھڑکی اور فرنٹ دکھائی دے رہا تھا۔ گیٹ کے اندر جو گاڑی کھڑی تھی۔ اس کا حلیہ اور رنگ وہی تھا جو آرمنین بھائیوں نے بتایا تھا۔ گاڑی کے ساتھ دو آدمی کھڑے تھے۔ پائیک نے کمرے کی کھڑکی کے پار دیکھا۔ کمر خالی تھا۔ وہاں سے دوسری کھڑکی نظر نہیں آرہی تھی۔ پائیک نے جگہ بدل کے جھانکا لیکن ناکام رہا۔ سوچ میں پڑ گیا۔ اسے مکان کے عقب میں جانا پڑے گا۔ مطلوبہ مکان میں پہرے داری کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ کم از کم چھت پر کسی کو ہونا چاہیے تھا۔

وہ جیسے آیا تھا ویسے نکل گیا۔ پہاڑی نما علاقے کی اونچ نیچ اور درخت مددگار بن گئے تھے۔ عقب سے دیوار پر چڑھنا یا جھانکنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ علاقے میں ہر مکان کی چار دیواری کی اونچائی کم تھی۔ اس نے منہ پھیر کر درختوں کی طرف دیکھا۔ پھر توجہ بھر پوری مٹی کے ٹیلے پر جم گئی۔ ٹیلا عقبی دیوار سے دس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل اٹھ گیا۔ کیونکہ ٹیلا ترچھی اونچائی پر تھا۔ اس کے عقب میں پہنچ کر وہ ٹیلے پر چڑھا اور لیٹ گیا۔ احتیاط سے گردن اٹھا

”میں سمجھتا ہوں کہ تم لڑکی کو کسی قسم کا گزند نہیں پہنچاؤ گے۔ اس کا باپ یقین دہانی چاہتا ہے۔ چند سیکنڈ کے لیے اسے فون دو۔“

واہش نے کوئی تردید نہیں کیا۔ پائیک نے ہمائیک کر دیکھا۔ ایک آدمی دائیں جانب سے گلاس ڈور کے پیچھے نظر آیا اور فون لارکن کے کان سے لگا یا۔

”جو یہ کہہ رہا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ مجھے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔“ لارکن نے پھر اسے جو (Joe) کہا تھا۔ ”میں ان کو ایسا کرنے بھی نہیں دوں گا۔“ پائیک نے کہا۔

اچانک واہش اپنے فون کے ساتھ نظر آیا۔ پائیک وہیں سے اس کا کھوپڑا کھول سکتا تھا لیکن وہاں لارکن کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ واہش کے ساتھ وہ تین کو تو دیکھ چکا تھا۔ جو ایکوے ڈورین تھے۔ واہش کی آواز آئی۔ ”مطمئن ہو؟ میں نے اپنا وعدہ نبھادیا۔“

”بس چند منٹ کی بات ہے۔ پھر مٹن دے گا اور رقم ٹرانسفر ہو جائے گی۔ میں مطمئن ہوں۔ اس کا باپ آواز سننا چاہتا ہے۔“ پائیک نے کہا۔

”میں سمجھ سکتا ہوں۔ نو پر اہلم۔“ کیسا شائستہ اور نرم دل دہشت گرد ہے۔ پائیک فون بند کرنے کے پھر لیٹ گیا۔ اب اس نے کول سے رابطہ کیا۔ ”لارکن یہاں پر ہے۔“ پائیک نے بتایا۔ ”دو آدمی فرنٹ پر کار کے پاس ہیں۔ کم از کم تین اور آدمی ہیں لیکن پتا نہیں کدھر۔“

”واہش کہاں ہے؟“ ”وہ یہیں ہے۔“

”بڈفلین پولیس بلارہا ہے۔“ کول نے کہا۔ ”بڈفلین نے بلالہ نے وہ تم فرنٹ پر آؤ۔“ بڈفلین تمہیں کور کرے گا۔ میں عقب میں واہش کو دیکھتا ہوں۔“

پائیک نے ایک نئے قد آدمی کو دیکھا۔ وہ اندرونی جانب کہیں سے آیا تھا۔ اس نے لارکن کو کھڑا کیا۔

”وہ لارکن کے ساتھ حرکت میں ہیں۔ میں جا رہا ہوں۔“ پائیک نے فون بند کر دیا۔

وہ نیلے سے اتر کر گویا ڈھلوان پر لڑھکتا چلا گیا۔ دیوار کے قریب اس نے گن نکالی، خطرہ مول لے کر اندر جھانکا۔ گلاس ڈور والی جگہ سے متصل بیڈروم میں واہش اور لارکن موجود تھے۔ دروازہ قدامت لارکن کے سر پر کھڑا تھا۔ وہ خود کرسی

پر بیٹھی تھی۔ بیڈروم واہش کالی لیٹ ٹاپ کھول رہا تھا۔ لارکن باپ سے بات کرتی۔ واہش لیٹ ٹاپ پر ٹرانسفر چیک کرتا اور لارکن کو ختم کر دیتا۔ فوراً بعد وہ ملک چھوڑ جاتے۔ پائیک نے اندر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پہلے اس نے کول کو فون کیا۔ ”کہاں ہو؟“ اس نے سرگوشی کی۔

”مکان کے سامنے، اور تم؟“ ”بس میں اندر جا رہا ہوں۔ تم نے دونوں کو دیکھا؟“

”وہ گیٹ کے اندر ہیں۔ میرا قاصد بیس فٹ ہے۔“ ”محتاج رہنا، پانچ یا چھ ہیں۔ واہش سمیت چار کو میں

دیکھ چکا ہوں۔“ پائیک نے فون بند کیا، گلاس ڈور کی سمت سے دیوار پھاندی اور ڈور سے ہٹ کر دیوار سے چپک گیا۔ یوں وہ لارکن والے بیڈروم سے دور اور گیٹ سے قریب تھا۔ ڈرائیوے میں اس نے معاہدہ حرکت محسوس کی۔ پائیک گلاس ڈور کے ذریعے بیڈروم میں جانا چاہتا تھا۔ اس کی توجہ گیٹ کی طرف ہو گئی۔

کوز بار کھلے گیٹ پر تھا۔ وہ دونوں آدمی آگے گئے۔ وہ کنفیوز تھے۔ کول نے لعنت بھیجی۔ پائیک نے دوڑ لگائی۔ ان دونوں کی کنفیوژن جلد ختم ہو جاتی۔ صورت حال بگڑنے والی تھی۔ دونوں نے پائیک کی آہٹ محسوس کی اور پلٹے۔ پائیک کے ابگ ابگ میں برق دوڑ رہی تھی۔ وہ گیٹ کھول چکے تھے۔ بار کھلے کو وہ نظر انداز کر چکے تھے۔ پائیک نے قریبی آدمی کو گن سے ہٹ کیا۔ لیکن دوسرے نے گاڑی کی آڑ لے لی۔ پائیک کے پیچھے داخلی دروازہ دھڑ سے کھلا، کوئی چیخا تھا۔ کار کی آڑ لینے والا ابھی چلا یا تھا۔ کول گیٹ میں تھا۔ دو نئے آدمی دروازے میں تھے۔ ایک نے گن نکالی اور کول نے اس کے سینے میں گولی اتار دی۔ ہنگامے کا آغاز تھا۔ پائیک کے ذہن کے ایک گوشے میں لارکن بیٹھی تھی۔ دوسرے آدمی نے مرتے ہوئے ساتھی کے پیچھے دروازہ کر لیا۔ پائیک جانتا تھا کہ اسے بیڈروم میں ہونا چاہیے۔

بڈفلین گیٹ کے قریب نظر آیا۔ کول نے ٹانگیں پھیلا کر گن دونوں ہاتھوں میں لی۔ وہ کار کی آڑ میں آدمی کے سر پر تھا۔ جو گھٹنوں کے بل کھڑا تھا۔ پھر اس نے ہاتھ اونچے کر دیے۔

پائیک بیڈروم کی طرف بھاگا۔ واہش کے پاس دو راستے تھے۔ پہلا یہ کہ مغوی یعنی لارکن کو گولی مار دے، دوسرا راستہ فرار کا تھا۔ واہش بے خبر تھا کہ کتنے آدمی مکان پر ہیں۔ کیا اسے گھیر لیا گیا؟ کیا پولیس بھی ہے؟ اگر وہ رکتا ہے ٹریپ ہو جائے گا۔ اس کے لیے بہترین چوٹس تھی کہ نکل

خونس محافظ

”مار کے مردوں گا۔“ وائش ان میں سے نہیں تھا۔
پائیک، لارکن کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی نگاہ صرف وائش کی آنکھ پر تھی۔ وہ لارکن کو دیکھتا تو وہ پائیک کا خوف پڑھ لیتی۔ خوف اس کے اندر تھا۔ اپنے لیے نہیں اس کے لیے۔ وہی پڑھ سکتی تھی۔ ”چھوڑ دو، کوئی راستہ نہیں ہے۔“ پائیک نے کہا۔

”ماروں گا۔“ وہ بولا۔

”مار دو۔“ پائیک نے جواباً کہا۔ ان دونوں کے پیچھے پائیک نے کول کو دیکھا۔ لیکن براہ راست وہ صرف وائش کو گھور رہا تھا۔

وائش نے گن پھینک دی۔

”سرنڈر۔“ وہ بولا۔

بڈفلین نے مخصوص ہدایات دینا شروع کر دیں جو پولیس سرس کے دوران پائیک اُن گنت بار سن چکا تھا۔
”ہاتھ اوپر کرو، سر پر رکھ لو۔ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر ڈالو۔۔۔۔۔“

وائش نے ایسا ہی کیا۔ لارکن بے حرکت تھی، نہ پائیک نے حرکت کی۔ وہ بولا۔ ”ڈیڈی کے پاس جاؤ۔“
لارکن نے پائیک کی طرف قدم بڑھائے۔
”ڈیڈی کو دیکھو۔“

وہ رک گئی۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔
اندر سے بار کھلے کی آواز آئی۔ لارکن باپ کی طرف بھاگی۔
بڈ اور بار کھلے باہر آ گئے۔ پائیک، لارکن اور وائش کے درمیان آ گیا۔ گن کی آنکھ مستقل وائش کو گھور رہی تھی۔
”جو، تم نہیں مارو گے۔“ بڈفلین نے کہا۔
”جو۔۔۔۔۔“

اور پائیک نے ٹریگر پر دباؤ بڑھا دیا۔ جیسے غبارہ پھینکنے کی آواز آئی اور وائش منہ کے بل گر کر۔ کول نے تینوں کے مرنے کا یقین کیا اور ان کے ہتھیار سمیٹ لیے۔ بڈفلین ہلکا سا دھڑکیا۔ اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔

بار کھلے نے بیٹی کو لپٹا لیا ہوا تھا۔ پائیک مڑا۔ اس نے بار کھلے کو روکتے دیکھا۔ ہلیئر کے آنسو بھی عام آدمی کے آنسوؤں کے مانند تھے۔ محالاً لارکن پلٹ کر پائیک کی طرف بھاگی اور لیٹ گئی۔ پائیک نے اپنی ٹھوڑی اس کے سر پر ٹکا دی۔ ”کوئی تمہیں ہرٹ نہیں کر سکتا۔ میں کسی کو ایسا نہیں کرنے دوں گا۔“

پولیس پہنچی تو لارکن، پائیک کے بازوؤں میں تھی۔

☆☆☆

ستمبر 2022ء

جائے۔ پڑوس میں جائے، کار چرائے یا چھپنے اور سلامتی کی دعا کرے۔ بری چوائس تھی لیکن فی الحال یہی بہتر تھا۔

پائیک خیز ہوا کے جھوکے کی طرح گیا اور فائرنگ کی آواز سنی۔ ایک فائر کا مطلب تھا کہ لارکن کو ختم کر دیا گیا ہے لیکن ایک سے زیادہ شائس امید افزا تھے۔ وہ داخلی دروازے کی سمت فائرنگ کر رہے تھے۔ اس کا مطلب انہوں نے فرار ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔

پائیک کو یقین ہو گیا کہ وائش لارکن کو نہیں مارے گا۔ وہی اس کی امید تھی۔ سچویشن سے وہ لاعلم تھا۔ راہ فہرست یقینی ہوتے ہی وہ بار کھلے کو سزا دینے کے لیے لارکن کو ختم کرے گا۔

کھڑکی میں شیشے کا ایک پٹ سلائیڈ ہوا اور دروازہ قامت باہر کودا۔ پھر لارکن کو باہر دھکیلا گیا۔ آخر میں وائش نکلا۔ اس کے پیچھے ایک اور پستہ قدر نظر آیا جس نے سر پر رومال جیسی چیز لپیٹی ہوئی تھی۔ کول اس اثنا میں مکان کی دوسری جانب سے گھوم کر آیا۔ پستہ قدر اور کول کے درمیان گولیوں کا تبادلہ ہوا۔ بڈفلین نے اندر سے سلائیڈنگ گلاس ڈور ایک طرف کیا۔ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ پائیک نے بھاگتے ہوئے دوسری گن بھی نکال لی تھی۔

”پولیس۔“ وہ چلایا۔ پستہ قدر نے رخ پھیرا اور پائیک نے گولی اس کے سر میں اتار دی۔ وائش نے لارکن کو اپنے سامنے جکڑ لیا۔ دروازہ قامت بھی وائش کے قریب تھا۔ اس نے دونوں طرف فائرنگ کی۔ بڈفلین اور کول کی جانب۔ بدحواسی میں چلائی گولیوں نے کوئی نتیجہ پیش نہیں کیا۔ ویسے بھی بڈفلین اندر تھا۔ اسے پائیک کو نشانہ بنانا چاہیے تھا۔

بڈفلین انہیں ہتھیار ڈالنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ دروازہ قامت نے پہلو بدل کر پائیک کا رخ کیا۔ پائیک نے یہ آسانی اس کا سر کھول دیا۔ وہ وزنی پوری کی طرح گرا۔
”میری بیٹی کو چھوڑ دو۔“ بار کھلے بھی اندر آیا۔ وہ چیخ رہا تھا۔ بڈفلین نے اسے دھکیل کر پیچھے کیا۔
وائش نے گن نکال کر لارکن کی گردن پر رکھ دی۔
بڈفلین متواتر ہتھیار ڈالنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

پائیک نے ایک گن گرا دی۔ پائیک کے دائیں ہاتھ والی گن کی آنکھ وائش کی آنکھ پر تھی۔ آنکھ سے آنکھ ملی تھی۔ آنکھ اور گن ایک وجود میں ڈھل گئی تھیں۔ پائیک نے اس کی آنکھ کا تاثر پڑھ لیا تھا۔

”ڈیڈ مین۔“ پائیک نے تین سے لے کر دور سے سائرن کی آواز سنی۔

جاسوسی دانجسٹ

41

”مسکراؤ۔“ وہ بے ساختہ بولا۔

”نہیں۔“

”ادکاری کرلو۔“

”تمہارے ساتھ نہیں کر سکتی۔“

پائیک نے بے ساختہ اپنا سر سہلایا۔

وہ بولی۔ ”تم سمجھے میرا مسئلہ ختم اور تعلق بھی ختم۔

ایسا نہیں ہے۔ آئی لو یو۔۔۔۔۔ بہت، بہت۔۔۔۔۔ زیادہ۔ میں

تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔“

”مجھے علم ہے۔“

”حتیٰ کہ کال بھی نہیں کروں گی۔“ انجن آہستہ سے غرایا

اور اسٹن مارٹن دور ہوئی گئی۔ اس کی آواز اذیت ناک انسانی

چخ کے مانند لگی تھی۔ وہ اوجھل ہو گئی۔ پائیک دھند کو گھورتا رہا۔

”آئی لو یو۔“ اس نے سرگوشی کی۔

دل دوز ترنم کے سوا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ دوست میری قیمت

پر کار تبسم کے سوا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

☆☆☆

دن ہفتوں میں بدل گئے۔ لارکن نے اس دوران کئی

بار فون اٹھایا اور واپس رکھ دیا۔ ”وہ تو کرے گا نہیں۔“ اس نے

خود سے کہا۔ اور میں وعدہ کر چکی ہوں۔

تین ہفتے بعد لارکن کو ایک لفافہ موصول ہوا۔ بھیجنے

والا نام معلوم تھا۔ لارکن نے الٹ پلٹ کر لفافہ دیکھا اور

ایک طرف ڈال کر پھر بستر پر لیٹ گئی۔ دفعتاً ذہن میں جھماکا

ہوا۔ لفافے پر گھر کا پتا درست لکھا تھا لیکن اس کا نام۔۔۔۔۔

نام کی جگہ صرف لارکن لکھا تھا۔ جبکہ اسے موصول ہونے

والی ہر خط و کتابت پورے نام کے ساتھ ہوتی تھی۔ لارکن

کو نر بار کلمے۔ اس نے جھپٹ کر سائنڈ ٹیبل سے لفافہ اٹھا کر

چاک کیا۔ اندر سے ایک فوٹو برآمد ہوا۔ وہ پلک جھپکائے بغیر

فوٹو کو تنک رہی تھی۔ پھر دہرے تنکے پر نیم دراز ہو گئی۔ نگاہ

تصویر پر پڑی۔

وہ پائیک کی تصویر تھی۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اس کی سبز

آنکھوں پر چشمہ بھی نہیں تھا۔ وہ عالم بے خبری میں خود بھی مسکرا

رہی تھی۔ نظریں اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔ پائیک کی مسکراہٹ پر

اور اوپر اس کی آنکھوں پر۔

دفعتاً وہ کھلکھلا کے ہنس پڑی۔ اس کے ہونٹوں نے

تصویر پر دستخط کیے۔ تصویر دراز میں رکھی گئی۔

”ایک بار تو فون کروں گی۔ کسی اور نمبر سے۔۔۔۔۔ کسی اور

طریقے سے۔۔۔۔۔ اور ہاں، پتھر دل تیرا شکریہ۔ میں سمجھ گئی۔

✍

سمندر کے کنارے اوشین ایونیو پر صبح کی سنہری دھند

تھی۔ اس کے لیے صبح ہی تھی۔ چار بج رہے تھے۔ نیم

اندھیرے میں دھند کے اندر اس کی کار نمودار ہوئی۔ سفید موتی

جیسی اسٹن مارٹن کنورٹبل۔ وہ کار بھاگتے ہوئے پائیک کے

قریب سے گزر گئی۔ پھر گھوم کر آئی اور دوسری جانب سے گزر

گئی۔ پائیک بھاگتا رہا۔ اس مرتبہ عقب سے آئی تو دھیمی رفتار

تھی۔ گویا وہ پائیک کے ساتھ بھاگ رہی ہو۔ کار کی چھت

اس نے گرائی ہوئی تھی۔ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

”کوئی دیوانہ ہی اس وقت دوڑنے کے لیے نکلے گا۔“

وہ بولی۔

”کوئی دیوانی ہی اس وقت ڈرائیونگ کے لیے نکلے

گی۔“ اس نے کہا۔

”میں نے کول سے معلوم کیا تھا۔ تم میری کالز ریٹرن

نہیں کر رہے تھے۔“

”ہم۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔“ سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا بولے۔

وہ بولی۔ ”تم دوڑتے ہوئے بات کر سکتے ہو؟“

”کیوں نہیں۔“

”میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تمہیں پریشان نہیں کروں

گی۔ اور میں کال نہ کروں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کال نہیں

کر سکتے۔ تم جب چاہو کال کر سکتے ہو۔ حالانکہ میں سمجھ رہی

ہوں کہ تم چاہتے ہو کہ میں کال نہ کروں۔ تو میں تمہاری خواہش

کے مطابق چلوں گی۔“

”اوکے۔“

”اتنی خشکی اور صاف گوئی۔ تھوڑی اداکاری کر سکتے

ہو۔“ اسے غصہ آ گیا۔

”تمہارے ساتھ اداکاری نہیں کر سکتا۔“

”میں کال اس لیے نہیں کروں گی کہ تم ایسا چاہتے ہو،

جبکہ میں ایسا نہیں چاہتی۔ شاید تم سوچتے ہو کہ تم مجھ سے عمر میں

بڑے ہو۔ یا یہ سوچتے ہو کہ میں کم عمر ہوں۔ یہ بھی شرط لگا سکتی

ہوں کہ تم امراء دروڑ سا کو پسند نہیں کرتے۔“

”کسی مالدار کو چین لو۔“

لارکن دوبارہ مسکرائی۔ اس چہرے پر وہ مسکراہٹ

اسے بہت پسند تھی۔ کوئی دیکھے اور مسکرا کے دیکھے۔ لیکن دفعتاً

اس کی مسکراہٹ دھندلی ہوتی چلی گئی۔ پائیک نے تکلیف

محسوس کی۔ وہ رکا، گاڑی رکی۔ پائیک نے اس کی آنکھوں

میں دیکھا۔ وہ کہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔ پامالی شوق کا احساس نہیں تجھ

کو۔۔۔۔۔ کیوں نہیں کرم آمادہ۔۔۔۔۔ محرومی کیف و غم کا بھی پاس نہیں

تجھ کو۔